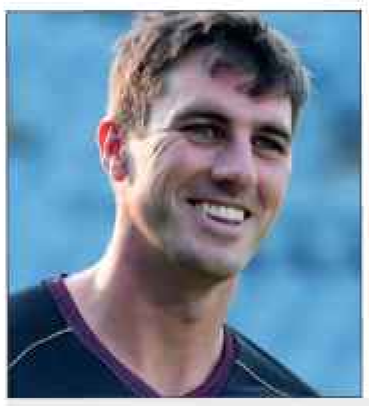

صفحہ 08

چمپئنز ٹرافی: کمنز آسٹریلیا کے کپتان

WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

منگلوار
14 جنوری 2024

TUESDAY
14-JANUARY-2025

صفحہ 08

روہت اور کوہلی کے لئے سخت فیصلہ

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■

■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 13 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

4.6 کلومیٹر لمبی زیڈ موڑ ٹنل کا افتتاح

دلی اور کشمیر کے درمیان دوریاں ختم

یہاں امن کا ماحول اور اس کا سہرا ہمارے لوگوں کو جاتا ہے: وزیر اعظم نریندر مودی

سرینگر/13 جنوری//

کشمیر کو ایک مرتبہ پھر بھارت کا تاج قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا" یہ مودی ہے وعدہ کرتا ہے تو نبھاتا ہے" اور اعلان کیا کہ صحیح چیزیں صحیح وقت پر ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر میں امن کا ماحول ہے اور ہم نے اس کا اثر سیاحت پر دیکھا ہے۔ کشمیر آج ترقی کی نئی داستان لکھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وادی کشمیر کو جلد ہی ٹرین کے ذریعے جوڑ دیا جائے گا اور اس کو لے کر لوگوں میں جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے مزید کہا کہ جموں و کشمیر سرنگوں، پلوں اور روپ ویز کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دنیا کی بلند ترین سرنگ، ریل روڈ پل اور ریل لائنیں ہیں۔ یہاں تعمیر کیا جا رہا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سونہ مرگ کی سرزمین سے وزیر اعظم نریندر مودی نے اعلان کیا کہ وہ جموں و کشمیر کے لوگوں سے کیے گئے وعدوں کو پورا کریں گے اور صحیح وقت پر صحیح چیزیں ہوں گی۔ مرکزی وزیر نتین گڈکری، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا، ڈاکٹر جتیندر سنگھ اور دیگر لیڈران کی موجودگی میں اسٹریٹجک لحاظ سے اہم زیڈ موڑ ٹنل کا افتتاح کرنے کے بعد ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کشمیر ایک بار پھر بھارت کا تاج قرار دیا۔ انہوں نے کہا" جموں و کشمیر ملک کا تاج ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ خوبصورت اور خوشحال ہو۔ جموں و کشمیر میں امن کا ماحول ہے اور ہم نے اس کا اثر سیاحت پر دیکھا ہے۔ کشمیر آج ترقی کی نئی داستان لکھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وادی کشمیر کو جلد ہی ٹرین کے ذریعے جوڑ دیا جائے گا اور اس کو لے کر لوگوں میں جوش و خروش پایا جاتا ہے"۔ جموں کشمیر کے ریاستی درجے کی بحالی کو لیکر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کے مطالبہ پر انہوں نے کہا" آپ کو یقین کرنا ہوگا کہ یہ مودی ہیں۔۔۔۔101

جموں و کشمیر کی زیڈ موڑ ٹنل انجینئرنگ کا معجزہ: گڈکری

جموں و کشمیر میں کل 33 سرنگیں بن رہی ہیں، 15 سرنگیں مکمل ہو چکی ہیں

سرینگر/13 جنوری//

جموں و کشمیر کی "زیڈ موڑ" ٹنل انجینئرنگ کا معجزہ ہے کی بات کرتے ہوئے مرکزی وزیر برائے ٹرانسپورٹ و قومی شاہراہ نتین گڈکری نے کہا کہ بنیادی ڈھانچہ ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں و کشمیر میں کل 33 سرنگیں بن رہی ہیں جبکہ ان میں سے 15 مکمل ہو چکی ہیں۔ سی این آئی کے مطابق سونہ مرگ میں زیڈ موڑ ٹنل کے افتتاح کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سڑک، ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ وزیر اعظم۔۔۔۔102

اچانک گولی لگنے سے بی ایس ایف اہلکار زخمی

سرینگر/13 جنوری//

شمالی ضلع بارہمولہ میں ایک بی ایس ایف اہلکار غلطی سے سروس رائفل سے نکلی گولی سے زخمی ہو گیا جس کے بعد اس کو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق اولڈ ٹاون بارہمولہ میں معمول کی گشت کے دوران ایک بی ایس ایف اہلکار کی بندوق سے اچانک گولی نکلی جو اس کو لگی اور وہ زخمی ہو گیا۔ زخمی اہلکار کی شناخت کانسٹیبل منیش میگھوال کے۔۔۔۔103

وزیر اعظم مودی کی قیادت والی حکومت نے جموں و کشمیر سے دہشت گردی کا صفایا کیا

کشمیر سے کنیا کماری کا خواب حقیقت بننے کیلئے تیار، سونہ مرگ ٹنل کا افتتاح بے حد فخر کا دن: لیفٹنٹ گورنر

سرینگر/13 جنوری//

وزیر اعظم مودی کی قیادت والی حکومت نے جموں و کشمیر سے دہشت گردی کا صفایا کر کے اسے حقیقی جنت میں تبدیل کر دیا کی بات کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ سونہ مرگ ٹنل کا افتتاح بے حد فخر کا دن ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ٹنل رابطے کو فروغ دے گی اور خطے کیلئے اقتصادی مواقع کے ایک نئے دور کا آغاز کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ زوجیلا ٹنل جو سونمرگ کو لداخ سے جوڑے گی سال 2026 تک مکمل ہونے والی ہے۔ سی این آئی کے مطابق لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے وزیر اعظم نریندر مودی کی جموں و کشمیر کو "حقیقی جنت" میں تبدیل کرنے اور خطے سے دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے سراہا۔ سونہ مرگ میں زیڈ موڑ ٹنل کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے وزیر اعظم۔۔۔۔104

وزیر اعظم ریاستی درجہ کی بحالی سے متعلق اپنا وعدہ پورا کریں

سونہ مرگ ٹنل پر وزیر اعظم کی موجودگی ان لوگوں کیلئے پیغام جو امن نہیں چاہتے ہیں: وزیر اعلیٰ

سرینگر/13 جنوری//

وزیر اعظم نریندر مودی پر جموں و کشمیر کے ریاستی درجہ کی بحالی سے متعلق اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر زور دیتے ہوئے جموں کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ سونہ مرگ ٹنل پروجیکٹ پر وزیر اعظم مودی کی موجودگی ان لوگوں کیلئے واضح پیغام ہے جو جموں و کشمیر کی ترقی، امن اور جمہوریت نہیں چاہتے کہ وہ کامیاب نہیں ہوں گے اور انہیں یہاں سے شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ سی این آئی کے مطابق سونمرگ ٹنل کے افتتاح کے بعد اپنے افتتاحی خطاب میں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے گزشتہ سال عہدہ سنبھالنے کے بعد سرینگر میں۔۔۔105

امید ہے کہ ریاستی درجہ جلد بحال ہو جائیگا

دوہری کنٹرول سسٹم اچھے سے زیادہ نقصان دہ/ ناصر اسلم

سرینگر/13 جنوری//

جموں کشمیر کے ریاستی درجے کی جلد بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی نے کہا کہ دوہری کنٹرول سسٹم اچھے سے زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ جلد ختم ہو جائے۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کے مشیر ناصر اسلم وانی نے جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ جلد بحال کرنے کی امید ظاہر کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ زیڈ موڑ ٹنل کے افتتاح کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، وانی نے۔۔۔۔106

دفعہ 370 ختم کر کے جموں و کشمیر سے دہشت گردی کا صفایا کیا

بھاجپا نے اس بات کو یقینی بنایا کہ رام للا 550 سال بعد ایک خیمے سے مندر میں چلے جائیں

سرینگر/13 جنوری//

وزیر اعظم مودی کی قیادت میں بی جے پی نے اس بات کو یقینی بنایا کہ رام للا 550 سال بعد ایک خیمے سے مندر میں چلے جائیں کی بات کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ ہم نے دفعہ 370 کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور جموں کشمیر سے دہشت گردی ختم ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے وعدہ کیا ہے کہ 31 مارچ 2026 تک نکسل ازم کا بھی مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مہاراشٹر کی ترقی کے بغیر ہندوستان کی ترقی ممکن نہیں ہے اور ریاست میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت اسے پورا کرے گی۔ سی این آئی کے مطابق شرڈی میں ریاستی بی جے پی کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ مہاراشٹر کے لوگوں نے پوار، جو این سی پی (ایس پی) کے سربراہ ہیں۔۔۔۔107

بدھل راجوری میں پُراسرار طور پر پھیلی

بیماری کے نتیجے میں مزید دو بچے لقمہ اجل بن گئے

سرینگر/13 جنوری//

راجوری کے بدھل علاقے میں پراسرار طور پر پھیلی بیماری کے نتیجے میں مزید دو بچے لقمہ اجل بن گئے جس کے ساتھ ہی ہلاکتوں کی تعداد 10 تک پہنچ گئی ہے۔ اسی دوران چار بیمار بھائی بہن میڈیکل کالج جموں میں زیر علاج ہے جہاں وہ کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ ادھر پراسرار بیماری کے باعث مقامی آبادی میں خوف و دہشت پھیل چکی ہے جبکہ محکمہ صحت اور انتظامیہ اس بیماری سے نمٹنے کیلئے فی الحال کامیاب نہیں ہو پا رہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق راجوری کے بدھل علاقے میں پراسرار طور پر پھیلی بیماری سے ابھی تک 10 ہلاکتیں ہوئی ہے۔ ایک اور تازہ واقعہ میں ایک ہی خاندان کے دو بچوں۔۔۔۔108

جموں کی اقتصادی ترقی حکومت کی ترجیح: فاروق

سرینگر/13 جنوری//

عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت جموں کی سیاحت کی صلاحیت کو مکمل طور پر استعمال کرتے ہوئے اس کی معیشت کو تقویت دینے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے گی کی بات کرتے ہوئے صدر جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ جموں کی اقتصادی ترقی حکومت کی ترجیح میں شامل۔۔۔۔109

کٹرہ۔جموں لائن پر ٹرین کی تبدیلی کی تجویز، وزیر اعلیٰ کو اعتراض

سیکورٹی چیک: جب کوئی تجویز آئے گی، ہم اپنی تجاویز اور معلومات فراہم کرینگے: عمر

سری نگر: ۱۳ جنوری //

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ کٹرا ریلوے اسٹیشن پر ٹرین کی تبدیلی کی تجویز لائن کے مقصد کو ختم کر دے گی اور ہزاروں کروڑ روپے کی سرمایہ کاری ضائع ہو جائے گی۔ تاہم وزیر اعلیٰ نے کٹرا اسٹیشن پر سیکورٹی چیک کے خیال کی حمایت کی۔ جے کے این ایس کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اتوار کے روز سماجی رابطہ گاہ ایکس پر لکھا کہ کسی بھی قسم کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے، حالانکہ ہم ٹرین اور اس میں سفر کرنے والے مسافروں کی سیکورٹی کی ضرورت کو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسافروں سے ٹرینوں کو تبدیل کرنے کیلئے کہنا اس لائن کا مقصد ہی تباہ ہو جائے گا۔ اور ہزاروں کروڑ روپے کی سرمایہ کاری ضائع ہو جائے گی۔ تاہم وزیر اعلیٰ نے کٹرا اسٹیشن پر سیکورٹی چیک کے خیال کی حمایت کی، لیکن کہا کہ ریلوے حکام کے پاس ابھی تک کوئی ٹھوس تجویز نہیں ہے۔ عمر عبداللہ نے لکھا کہ کٹرا یا۔۔۔۔110

قوم کا مستقبل ملک کے نوجوانوں پر منحصر ہے

وکست بھارت کے ہدف تک پہنچنے میں اپنا حصہ ڈالیں

سرینگر/13 جنوری//

یہ حقیقت ہے کہ کسی قوم کا مستقبل ملک کے نوجوانوں پر منحصر ہے کی بات کرتے ہوئے چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگی کے سفر میں کبھی بھی ہمت نہ ہاریں۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سڑک میں موڑ سڑک کا خاتمہ نہیں ہے۔ سی این آئی۔۔۔۔111

جموں و کشمیر میں حالات مضبوطی سے قابو میں ہے

پانچ لاکھ یاتریوں کی شرکت اور پُرامن انتخابات مثبت تبدیلی کی جانب واضح اشارہ: فوجی سربراہ

سرینگر/13 جنوری//

سرحد پار دہشت گردی کے چیلنجوں کے باوجود جموں و کشمیر میں حالات مضبوطی سے قابو میں ہیں کا دعویٰ کرتے ہوئے فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دویدی نے گزشتہ سال امرناتھ یاترا میں 5 لاکھ یاتریوں نے کامیابی سے شرکت کی۔ اس کے علاوہ جموں کشمیر میں انتخابات کا پرامن انعقاد ہوا جو مثبت تبدیلی کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جموں و کشمیر میں مارے گئے دہشت گردوں میں سے 60 فیصد پاکستانی شہری تھے اور انکشاف کیا ہے کہ حقیقی کنٹرول لائن پر موجودہ صورتحال مستحکم ہے لیکن حساس ہے۔ سی این آئی کے مطابق آرمی ڈے سے قبل نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فوجی سربراہ۔۔۔۔112

دفعہ 370 کے خاتمے کے بعد جموں و کشمیر میں

وزیر اعظم کی قیادت میں غیر معمولی ترقی ہو رہی ہے: نقوی

سرینگر/13 جنوری//

دفعہ 370 کے خاتمے کے بعد جموں و کشمیر میں وزیر اعظم مودی کی قیادت میں غیر معمولی ترقی ہو رہی ہے کی بات کرتے ہوئے سینئر بی جے پی لیڈر مختار عباس نقوی نے کہا کہ یہ خطہ، جو کبھی ہنگامہ آرائی کا شکار تھا، اب ترقی اور مواقع کا مرکز بن گیا ہے، جو مرکزی حکومت کے جامع ترقی اور استحکام کے ویژن کی عکاسی کرتا ہے۔ سی این آئی کے مطابق۔۔۔۔113

چلہ کلان کے ایام میں خشک موسم کے چلتے سردی کی لہر

پہلگام میں منفی 8.4 ڈگری اور سونہ مرگ میں منفی 9.8 ڈگری سیلسیس درج

سرینگر/13 جنوری//

چلہ کلان کے ایام میں خشک موسم کے چلتے پیر پنچال کے آر پار سردی کی لہر میں کافی اضافہ ہو گیا ہے جبکہ شبانہ درجہ حرارت میں بھی مسلسل کمی ریکارڈ کی جا رہی ہے۔ سرینگر میں شبانہ درجہ حرارت ایک بار پھر کافی نیچے چلا گیا ہے اور اتوار اور سوموار کی درمیانی رات کو درجہ حرارت منفی 5.1 ڈگری سیلشس درج کیا گیا جبکہ اس کے علاوہ پہلگام میں منفی 8.4 ڈگری اور سونہ مرگ منفی 9.8 ڈگری کے ساتھ سرد ترین۔۔۔۔114

کیا نیند کی خرابی ہمیں جلدی بوڑھا کر دیتی ہے؟

جن ادھیڑ عمر لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی وہ اپنے آپ کو اتنی ہی تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کر رہے تھے

لندن: برطانیہ میں ایک حالیہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اکثر خراب نیند کی شکایت کرتے ہیں، وہ خود کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ واضح رہے کہ ماہرین کے نزدیک "معیاری" یا "اچھی" نیند سے مراد یہ ہے کہ آپ جب رات کے وقت سونے کے لیے لیٹیں تو آپ کو زیادہ سے زیادہ 30 منٹ میں نیند آجائے، آپ پوری رات (اپنی عمر کے مطابق) صحیح وقت تک سوتے رہیں، آپ کی نیند نہ ٹوٹے اور اگر رات میں آنکھ کھلے تو صرف ایک مرتبہ، اس سے زیادہ نہیں۔ علاوہ ازیں، جب آپ صبح سو کر اٹھیں اور خود کو تازہ دم محسوس کریں تو اس کا مطلب بھی یہی لیا جائے گا کہ آپ نے رات میں معیاری اور پوری نیند لے لی ہے۔ اب تک کی تحقیقات سے نیند کی خرابی کا تعلق دل، شریانوں اور دماغ کی مختلف بیماریوں سے واضح طور پر سامنے آچکا ہے۔ تازہ مطالعے نے اس فہرست میں ایک اور تشویش کا اضافہ کردیا ہے۔ برطانیہ میں عمر رسیدگی کے حوالے سے جاری ایک طویل مطالعے "پروڈیکٹ اسٹڈی" میں شریک ہونے والے کئی رضاکاروں نے نیند کی خرابی کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن میں منفی سوچ بڑھ جانے کی شکایت بھی کی تھی۔ اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے "پروڈیکٹ اسٹڈی" میں شریک، پچاس سال یا زیادہ عمر کے 4824 سے بطورِ خاص ان کی نیند اور جذباتی کیفیات کے بارے میں تقریباً تین سال تک وقفے وقفے سے معلومات جمع کی گئیں۔ اس مقصد کے لیے تفصیلی سوالناموں کے ذریعے ان افراد سے نیند کے معیار، دورانیے، یادداشت میں آنے والی منفی تبدیلیوں، تازگی، موٹیویشن اور سرگرمیوں وغیرہ سے متعلق سال میں دو مرتبہ معلومات حاصل کی گئیں۔ معلومات کا تجزیہ کرنے پر پتا چلا کہ جن لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی، وہ منفی خیالات، چڑچڑے پن، مایوسی، یادداشت کی خرابی اور اسی طرح کے دوسرے ذہنی و نفسیاتی مسائل میں زیادہ مبتلا تھے۔ ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عمر بڑھنے کے ساتھ بڑھاپا آنا قدرتی بات ہے، لیکن اس طرح سے بوڑھا ہونا ان میں شدید ناگوار قسم کے خیالات بھی پیدا کر رہا ہے۔ ریسرچ جرنل "سلیپ اینڈ سلیپ میڈیسن" کے تازہ شمارے میں اس حوالے سے شائع شدہ تحقیق میں ماہرین کا کہنا ہے کہ ناگواری کا یہ احساس ان لوگوں کے ذہنی و نفسیاتی مسائل کو مزید بڑھانے کا باعث بن جاتا ہے۔ اسی لیے ان کا مشورہ ہے کہ دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ، اگر معیاری نیند پر بھی توجہ دی جائے تو عمر رسیدگی سے وابستہ کئی مسائل کو واقع ہونے سے پہلے ہی روک کر بڑھاپا خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔

کورونا وائرس سے بچانے والی چیونگم بھی ایجاد

یہ پہلا موقع ہے کہ چیونگم کو کسی بیماری کا علاج کرنے کیلیے تیار کیا گیا ہے

امریکی سائنسدانوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کرلی ہے جسے چبا کر کورونا وائرس کا پھیلاؤ بڑی حد تک روکا جاسکے گا۔ تفصیلات کے مطابق، کورونا وائرس (سارس کوو 2) سے متاثرہ افراد کے تھوک (لعابِ دہن) میں اس وائرس کی بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے جو اسی تھوک کے ساتھ جسم کے اندر پہنچ کر اس بیماری (کووڈ 19) کو شدید تر کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا، ماہرین کا خیال تھا کہ تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار کم کرکے اس بیماری کی شدت میں بھی کمی لائی جاسکتی ہے۔ اسی سوچ کے پیشِ نظر انہوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کی جس میں "ایس 2" (ACE2) کہلانے والے پروٹین کی وافر مقدار شامل تھی۔ یہ پروٹین کورونا وائرس کو خلیے کی سطح سے چپکنے اور خلیے میں داخل ہونے سے روکتا ہے؛ اور اس طرح یہ کووڈ 19 کا اثر بھی زیادہ سنگین ہونے نہیں دیتا۔ ابتدائی تجربات میں اس چیونگم کا سفوف، کلچر ڈش میں رکھے ہوئے انسانی لعابِ دہن پر کامیابی سے آزمایا جاچکا ہے۔ ان تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ صرف 5 ملی گرام چیونگم نے انسانی تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار خاصی کم کردی۔ البتہ، جب یہ مقدار بڑھا کر 50 ملی گرام کی گئی تو اس نے تھوک کے نمونوں میں سے کورونا وائرس کی 95 فیصد مقدار ختم کردی۔ اگرچہ یہ ایک امید افزا کامیابی ہے لیکن ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس تحقیق کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کیا جائے کیونکہ ابھی

پھلوں کا رس نومولود بچوں میں موٹاپے کی وجہ بن جاتا ہے، تحقیق

میری لینڈ: امریکی سائنسدانوں نے چار ہزار سے زائد نوزائیدہ بچوں پر سات سالہ تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے کہ اپنی زندگی کے پہلے 12 مہینوں میں باقاعدگی سے پھلوں کا رس پینے والے بچے، بعد کی عمر میں موٹاپے کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس تحقیق میں امریکا کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اور دوسرے طبی اداروں کے ماہرین نے بچوں کی ماؤں سے سوال جواب کیے اور سروے فارمز بھروائے جن کا تعلق ان کے بچوں کی روزمرہ غذاؤں سے تھا۔ اگرچہ بچوں کی غذا اور صحت کے حوالے سے 'امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس' کی واضح ہدایات ہیں کہ جب تک کسی بچے کی عمر ایک سال نہ ہوجائے، تب تک اسے پھلوں کا رس (فروٹ جوس) نہ پلایا جائے کیونکہ اس میں صرف مٹھاس ہوتی ہے جبکہ دوسرے اہم غذائی اجزاء موجود نہیں ہوتے۔ ان ہدایات کے باوجود، اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ تقریباً 25 فیصد خواتین نے اپنے بچوں کو پیدائش کے پہلے 6 ماہ میں ہی پھلوں کا رس پلانا شروع کردیا تھا، 49 فیصد نے یہ استعمال 7 سے 12 ماہ کی عمر میں شروع کیا جبکہ صرف 26 فیصد خواتین نے بچوں کی عمر ایک سال (12 ماہ) ہوجانے کے بعد انہیں پھلوں کا رس پلانا شروع کیا تھا۔ سات سالہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ جن بچوں نے ایک سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی پھلوں کے رس کا استعمال شروع کردیا تھا، وہ اپنی عمر کے آئندہ برسوں

ہڈیوں کا درد کیوں ہوتا ہے؟ علاج کیسے ممکن ہے؟

ہڈیاں جسم کی ساخت بناتی ہیں اور ہڈیوں میں موجود گودہ خون کے اجزاء تیار کرتا ہے۔ جب بھی ہڈیاں دکھتی ہیں تو کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور ہوتا ہے جو انہیں اذیت پہنچاتا ہے۔ گاہے یورک ایسڈ ہوتا ہے، کبھی اجزائے کیلشیم یا حیاتین ڈی ہوتے ہیں۔ کبھی ہڈیوں کی ساخت نہایت نرم ہوجاتی ہے تو کبھی کافی سخت (برٹل) ہوجاتی ہیں۔ مگر اکثر یہ درد اعصابی کمزوری سے ہوتا ہے جسے جوان اشخاص مشکل سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہڈیوں میں چوٹ آنے سے کچھ عرصے بعد یہ درد جنم لے لیتا ہے کیونکہ اکثریت 'فزیو تھراپی' کا سہارا لیتے ہیں، ان میں 'ہیٹ تھراپی' اگر کرائی جائے اور مریض کو سردی سے بچنے کا مشورہ نہ دیا جائے تو عارضی طور پر درد میں آرام ضرور آتا ہے، مگر کچھ عرصے بعد دوبارہ سوجن کی وجہ سے یہ درد عود کر آتا ہے۔ اب اس حال میں ہڈیاں کچھ سخت ہوجاتی ہیں اور دوا کی کیفیت اگر صرف دافعِ ورم ہو تو کام نہیں کرتی اس لیے ایسی دواء کا استعمال کیا جاتا ہے جو درد کا سبب بننے والے خامرات (اینزائم) کے فعل کو روک دیں۔ بعض نام نہاد ماہرین ایسی ادویہ کا انتخاب کرتے ہیں جو درد کی حس محسوس کرنے والے آخذ خلیات (ری سیپٹر) کو درد اخذ کرنے سے روک دیتے ہیں۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ طاقت سے زیادہ ورزش کرنے سے ہڈیاں دکھتی اور کبھی درد کرتی ہیں، اصل وجہ ان عضلات کی دکھن ہے جو عظام (ہڈیوں) سے جڑے ہوتے ہیں، اصل درد عضلات کا ہوتا ہے مگر مریض یہی سمجھتا ہے کہ ہڈی کا درد ہے۔ اسی طرح مفاصل (جوڑوں) کا درد ہے، گاہے اس کی وجہ دو ہڈیوں کے درمیان مائع (سیال رطوبت) کی خشکی ہوتی ہے جس سے دونوں ہڈیوں کے سرے چلتے پھرتے رگڑ کا شکار ہوتے ہیں، اس کا مستقل حل زیتون کے تیل، بادام کے تیل وغیرہ سے کرنا تھا مگر اکثر اس کا حل مسکن درد اینٹی بائیوٹک ادویہ سے کیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں جب تک دواء کھاتے رہیں آرام محسوس ہوتا ہے، جب دواء چھوڑی جائے تو درد عود کر آتا ہے۔ کچھ اشخاص کو جینیاتی طور پر یہ مسئلہ عارض ہوتا ہے جسے رہیومیٹائیڈ آرتھرائٹس کہا جاتا ہے، مگر اس عارضے میں ہڈیاں رجوڑ سوجھ بھی جاتے ہیں، ہڈیوں کی ساخت کسی حد تک بگڑ جاتی ہے۔ اور جلد پر جوڑوں کے مقام پر سرخی نمودار ہوجاتی ہے۔ طب قدیم کے مطابق اس کا حل مصفیِ خون ادویہ اور ساتھ مسکن ادویہ سے ہوتا ہے مگر آج کل اکثر ماہرین اسٹرائیڈ کا استعمال کراتے ہیں۔ اسٹیرائیڈ قوی دافعِ ورم ہے مگر باقی نقصانات مثلاً عادی بنانا کہ اسٹیرائیڈ کے علاوہ باقی ادویہ مفید نہیں رہتیں علاوہ ازیں ایک اسٹیرائیڈ سے ہونا رک جائے تو اس سے قوی اسٹیرائیڈ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہڈی کے درد کے اسباب 1۔ ورزش نہ کرنا، 2۔ زیادہ گوشت کا استعمال، 3۔ چوٹ آنا چاہے کسی شے سے ٹکرانے سے ہو یا سخت چیز پر گرنے سے، 4۔ حیاتین ڈی، فاسفورس، کیلشیم کی مقدار کا عدم توازن، 5۔ گرم اشیاء کھانے کے بعد ساتھ ہی ٹھنڈی اشیاء کا استعمال، 6۔ اومیگا فیٹی ایسڈ کی کمی، 7۔ سیال خوراک (پانی، جوس، دودھ، ملکھن) کا کم استعمال (مگر یاد رہے کہ چہل قدمی ضرور کرنی چاہیے تاکہ جہاں بدن میں جس چیز (حیاتین) کی کمی ہے وہیں پہنچ سکے ورنہ صرف ہاضمہ ہوتا ہے، توانائی حاصل ہوتی

ڈائٹنگ کے لیے ہفتے میں 'دو دن فاقہ' کرنا زیادہ بہتر ہے، تحقیق

لندن: کوین میری یونیورسٹی، برطانیہ کے سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ کامیاب ڈائٹنگ کے لیے روزانہ کم کھانے سے بہتر ہے کہ ہفتے میں صرف دو دن فاقہ کیا جائے جبکہ باقی پانچ دن معمول کے مطابق، صحت بخش غذائیں استعمال کی جائیں۔ ڈائٹنگ کے اس طریقے کو "2:5 ڈائٹ" (فائیو ٹو ڈائٹ) بھی کہا جاتا ہے جو کچھ سال پہلے ہی سامنے آیا ہے اور بہت مقبول ہو رہا ہے۔ اس طریقے کے تحت ہفتے کے پانچ دنوں میں معمول کی غذاؤں سے مطلوبہ کیلوریز لی جاتی ہیں (مردوں کے لیے 2000 سے 3000 کیلوریز روزانہ جبکہ خواتین کے لیے 1600 سے 2400 کیلوریز روزانہ کو مناسب سمجھا جاتا ہے)۔ باقی کے دو دنوں میں غذا بہت کم کرتے ہوئے صرف 500 کیلوریز روزانہ تک محدود کردی جاتی ہے۔ اسے میڈیکل سائنس کی زبان میں "فاقہ" (فاسٹنگ) کہا جاتا ہے۔ کیا فائیو ٹو ڈائٹ واقعی میں اتنی بہتر ہے کہ جتنے اس کے بارے میں دعوے کیے جاتے ہیں؟ اس سوال کا جواب جاننے کے لیے کوین میری یونیورسٹی کی ڈاکٹر کیٹی میرز اسمتھ اور ان کے ساتھیوں نے 300 ایسے رضاکار بھرتی کیے جو موٹاپے میں مبتلا تھے۔ انہیں تین گروپس میں تقسیم کیا گیا جبکہ ہر گروپ میں 100 رضاکار شامل تھے۔ تینوں گروپس میں شامل افراد سے چھ ہفتوں تک تین الگ الگ ڈائٹنگ پلانز پر عمل کروایا گیا۔ اختتام پر معلوم ہوا کہ اگرچہ "فائیو ٹو ڈائٹنگ" اور "روزانہ کم کھانے والی ڈائٹنگ" کے نتائج میں کوئی خاص فرق نہیں تھا لیکن رضاکاروں کی بڑی تعداد نے "فائیو ٹو ڈائٹنگ" پلان کو زیادہ آسان محسوس کیا اور مطالعے کے اختتام تک اس معمول کو جاری رکھا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی موٹاپے کے علاج میں "فائیو ٹو ڈائٹنگ" تجویز کرنا شروع کردی۔ آن لائن ریسرچ جرنل "پی ایل او ایس ون" کے تازہ شمارے میں اس تحقیق کی مکمل تفصیلات شائع ہوئی ہیں جن میں ماہرین نے واضح کیا ہے کہ "فائیو ٹو ڈائٹنگ" اگرچہ زیادہ تر لوگوں کے لیے مفید ہے لیکن 18 سال سے کم عمر افراد اور حاملہ خواتین کو فائدے کے بجائے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

پہلے مسکرائیں، پھر بچوں کو سبزیاں کھلائیں تو وہ بھی کھائیں گے

لندن: ماہرین نے سبزیوں اور پھلوں سے منہ چرانے والے بچوں کے لیے ایک زبردست نفسیاتی نسخہ پیش کیا ہے۔ اگر والدین تھوڑی سبزی خود چکھ لیں اور مسکرائیں تو بچہ بھی اسے قبول کرلیتا ہے۔ بالخصوص مائیں بچے کو ڈرا کر، لالچ اور ترغیب دے کر بچوں کو سبزیاں کھلاتی ہیں۔ یا بسا اوقات کسی شے میں چھپا کر دیتی ہیں لیکن یہ بے سود ثابت ہوتا ہے۔ اب سائنسدانوں نے ایک نیا طریقہ بتایا ہے۔ اس نئے ٹوٹکے کو استعمال کرنا بہت آسان ہے اور والدین کو صرف یہ کرنا ہے کہ بچے کو سبزی کھلاتے ہوئے حقیقی انداز میں مسکرائیں اور اس دوران تھوڑی سی سبزی خود بھی کھائیں۔ برطانیہ کی ایسٹن یونیورسٹی سے وابستہ سائنسدانوں نے 4 سے 6 برس تک کے 111 بچوں کو بھرتی کیا اور سب کو دو ویڈیوز دکھائیں۔ ایک ویڈیو میں بالغ فرد کو شاخ گوبھی (بروکولی) مسکرا کر کھاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ دوسری ویڈیو میں بالغ فرد تاثرات سے عاری سپاٹ چہرے کے ساتھ بروکولی کھائی۔ اب جن بچوں نے پہلی مسکرانے والی ویڈیو دیکھی تھی وہ لاشعوری طور پر سمجھے کہ شاخ گوبھی بہترین ہوتی ہے۔ ان بچوں نے نہ صرف سبزی کھائی بلکہ دیگر بچوں کے مقابلے میں دوگنی زیادہ سبزی کھائی۔ اس طرح پانچ گرام کی بجائے انہوں نے 11 گرام بروکولی کھائی۔ جامعہ سے وابستہ ماہر نفسیات کیٹی ایڈورڈز کہتی ہیں کہ بچے جب مشاہدہ کرتے ہیں کہ بڑے سبزیاں مزے سے کھاتے ہیں تو وہ بھی اس جانب راغب ہوتے ہیں۔ اس تجربے میں شاخ گوبھی استعمال کی گئی ہے جو اپنے ذائقے کی وجہ سے کشش نہیں رکھتی لیکن اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ اور اگر کوئی تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھ کر خوشی خوشی کھاتا ہے تو بچے سبزیوں پر مزید ہاتھ بڑھا سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے بڑوں کے چہرے کے تاثرات بہت غور سے دیکھتے ہیں اور اس کا اثر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے

موسم سرما میں لاحق ہونے والی بیماریوں سے کیسے محفوظ رہیں؟

جوں جوں سردی کا موسم قریب آتا ہے، ننھے منے پھول جیسے بچے زیادہ سردی لگنے سے مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ بچوں کا مدافعتی نظام اتنا مضبوط نہیں ہوتا، اس لیے وہ تھوڑی سی بد احتیاطی سے بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں، سردیوں میں ناک بہنا، زکام، کھانسی، بخار، سانس کا تیز چلنا بچوں میں ہونے والی عام علامات ہیں۔ ان سب پر مناسب توجہ سے آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ ان حالتوں میں زیادہ تر سانس کے نظام کا اوپر والا حصہ متاثر ہوتا ہے۔ یہ عموماً وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن کوئی اور بیکٹیریا بھی انفیکشن کرسکتا ہے اور مناسب توجہ نہ دینے کی وجہ سے نمونیا اور ٹی بی جیسے موذی مرض بھی ہوسکتے ہیں جس سے بچے کے لیے بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ علاج اور بچاؤ- 1 نظام تنفس کے اوپر کے حصہ کی بیماریاں ہیں URTI بھی کہتے ہیں یا تو وائرس کی وجہ سے ہوتی ہیں یا پھر بیکٹیریا کی وجہ سے۔ ان میں بچہ بے چین ہوتا ہے۔ بخار کی وجہ سے جسم گرم محسوس ہوتا ہے۔ ٹانسل اور نظام تنفس کے اوپر والے حصے کے دوسرے حصے سوجے اور پھولے نظر آتے ہیں۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ان سب حالات میں ماں کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کا کام ہے کہ تسلی سے بچے کی حرکات وسکنات اور رویے میں تبدیلی کو دیکھے اور ان حالات میں بچے کو ایک صاف اور ہوادار کمرے میں رکھا جائے۔ دوسرے صحت مند بچوں کو اس سے دور رکھا جائے۔ -2 بخار وغیرہ کی صورت میں بچے کو کچھ نہ کچھ کھلاتے پلاتے رہنا چاہیے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ مائیں اس صورت میں بچے کو کھلانے پلانے سے احتراز کرتی ہیں۔ ماں کو بدستور اپنا دودھ پلاتے رہنا چاہیے اور زیادہ تر پینے والی اشیاء دینا چاہئیں۔ -3 بچے کی نیند اور آرام کا مکمل خیال رکھنا

دماغ بچانا ہے تو سائیکل چلایئے اور تیز قدموں سے چلیے

کیلیفورنیا: روزانہ کی ورزش یا سائیکل چلانے کا عمل بالخصوص بزرگوں میں الزائیمر، ڈیمنشیا اور دیگر دماغی امراض سے دور رکھتا ہے۔ اس سے قبل ورزش کے دماغی اور جسمانی فوائد سامنے آتے رہے ہیں لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ تیز قدمی دماغی زوال کو بھی روک سکتی ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ جسمانی طور پر متحرک رہنے کا عمل دماغ میں کسی بھی طرح کی اندرونی جلن یا انفلیمیشن کو کم کرتا ہے۔ یہ اندرونی سوزش جسم کے کسی بھی مقام پر ہو وہ غیر معمولی امراض کی وجہ بنتی ہے جن میں کینسر، امراضِ قلب اور دیگر بیماریاں شامل ہیں۔ نئی تحقیق کے تحت بزرگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تیز قدموں سے چلنے اور ممکن ہو تو سائیکل چلانے کو معمول بنائیں کیونکہ اس سے اکتسابی صلاحیت بہتر ہوتی ہے اور دماغ توانا بنتا ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سان فرانسسکو کیٹلن کیسالیٹو اور ان کے ساتھیوں نے کی ہے۔ اگرچہ ڈیمنشیا اور الزائمر کو اب بھی مکمل طور پر نہیں سمجھا گیا ہے۔ پروفیسر کیٹلن کے مطابق دماغ کے امنیاتی خلیات مائیکروگلیا کہلاتے ہیں۔ یہ دماغ سے مضر اثرات صاف کرتے ہیں، لیکن ان کی غیر معمولی سرگرمی سے سوزش، اعصابی بیماری اور دماغی سگنل میں خلل ڈالتی ہے۔ ورزش اس غیر معمولی تحریک کو لگام دیتی ہے۔ سائنسدانوں نے 167 بوڑھے افراد کا جائزہ لیا ہے جس میں ورزش اور مائیکروگلیئل خلیات کے درمیان تعلق نوٹ کیا گیا ہے۔ لیکن کچھ شرکا ایسے بھی تھے جن میں کسی قسم کی دماغی تنزلی نہیں تھی۔ تمام رضاکاروں کو ایک سے دس روز تک دماغی سرگرمی نوٹ کرنے والی ٹوپی بھی پہنائی گئی تھی جو 24 گھنٹے سرگرمی کو نوٹ کرتی رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ ورزش سے گلیئل خلیات کی غیر معمولی بلکہ مضر سرگرمی میں کمی واقع ہوئی۔ پھر یہ بھی پتا چلا کہ اگر کوئی ڈیمنشیا یا الزائیمر کا مریض ہے تو ورزش نے اس کے دماغ کو بہت فائدہ پہنچایا اور اعصابی انحطاط کم ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب ڈاکٹر بزرگوں کو بھی ہفتے میں 120 سے 150 منٹ تک تیز قدموں سے

2024 کی جنگوں نے نئی دشمنیاں کیسے پیدا کیں اور 2025 میں کیا ہوگا؟

ویب ڈیسک// نائین الیون حملوں کے بعد میں نے بی بی سی کے لیے گلوبل سکیورٹی کے نامہ نگار کے طور پر کام کرنا شروع کیا تب سے لے کر اب تک یہ سال سب سے زیادہ ہنگامہ خیز رہا ہے۔ شام میں صدر بشارالاسد کی اچانک معزولی، شمالی کوریا کے فوجیوں کا روس کے لیے جنگ لڑنا، یوکرین کا برطانیہ اور امریکہ کی جانب سے بھیجے گئے میزائلوں سے روس پر حملہ، روس کو ایرانی میزائلوں کی فراہمی، امریکی اسلحے سے مسلح اسرائیل کے غزہ اور لبنان پر فضائی حملے، یمن سے اسرائیل پر میزائلوں کا داغا جانا۔ تنازعات کا ایک جال دکھائی دیتا ہے جس میں سب پھنسے نظر آتے ہیں۔ اس ساری صورتحال کے پیش نظر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دنیا میں جاری تنازعات اور جنگیں پہلے کے مقابلے میں اب زیادہ آپس میں منسلک ہیں۔ لیکن اس سب سے پہلے ایک چیز واضح کرتے چلیں کہ یہ تیسری عالمی جنگ نہیں ہے۔ حالانکہ روسی صدر ولادیمیر پوتن مغربی ممالک کو یوکرین کو مزید اسلحہ فراہم کرنے سے باز رکھنے کے لیے تیسری عالمی جنگ سے ڈرا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم یہ بات تو واضح ہے کہ دنیا میں چل رہے بیشتر تنازعات کا ایک عالمی تناظر ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ساری چیزیں ایک دوسری سے کیسے جڑی ہوئی ہیں۔ اس کے لیے ہم مشرقی یورپ میں فروری 2022 میں روس کے یوکرین پر حملے کے بعد سے چل رہی جنگ سے شروع کرتے ہیں۔ یوکرین میں میدان جنگ سے ایسی میڈیا رپورٹس سامنے آئیں کہ روس کی جانب سے لڑنے کے لیے آنے والے شمالی کوریا کے بیشتر فوجی انٹرنیٹ پر پورن دیکھنے میں مگن ہیں۔ یہ ایک ایسی چیز تھی جو ان کو اپنے ملک میں دستیاب نہیں۔ تاہم ان سب خبروں سے ہٹ کر جو بات سب سے زیادہ قابل غور ہے وہ یہ کہ شمالی کوریا کے فوجیوں کی اس جنگ میں شرکت نے اس تنازع کو نیا رخ دے دیا ہے۔ ان کی آمد کے بعد امریکہ اور دیگر مغربی ممالک نے یوکرین سے پابندی ہٹالی کہ وہ ان کے فراہم کردہ دور تک مار کرنے والے میزائلوں سے روس کی حدود کے اندر حملہ نہیں کر سکتا۔ شمالی کوریا سے آنے والے فوجیوں کی تعداد 10 ہزار سے 12 ہزار کے درمیان ہے۔ تاہم اتنی تعداد بھی یوکرین جیسے ملک کے لیے پریشانی کا باعث بن سکتی ہے جسے افرادی قوت کی کمی کا سامنا ہے۔ اگلے مورچوں پر موجود یوکرینی کمانڈر رستم نوگودین کہتے ہیں کہ شمالی کوریا سے آنے والے فوجی اتنے اچھے نہیں لیکن اس کے باوجود 10 ہزار فوجی تقریباً دو بریگیڈ کی مشترکہ تعداد ہوتی ہے۔ یاد رکھیے کہ محض دو بریگیڈ نے روس کو خارکیو سے پیچھے دھکیل دیا تھا۔ دیگر یوکرینیوں کی طرح وہ بھی شکوہ کرتے ہیں کہ ہمارے مغربی اتحادی ہتھیار اور تربیت فراہم کر کے ہماری مدد تو کر رہے ہیں جس کے لیے ہم بہت شکر گزار بھی ہیں لیکن روس کو جتنی فوجی مدد شمالی کوریا اور ایران سے مل رہی ہے یہ اس کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس جنگ میں ہم جیتیں، یورپ کی جیت ہو تو اس امداد کو روس کو ملنے والی امداد سے زیادہ کرنا ہوگا۔ مگر شمالی کوریا کے فوجیوں کی آمد سے کہیں پہلے سے یہ تنازع عالمی نوعیت اختیار کر چکا تھا۔ بیلاروس اب تقریباً مکمل طور پر اس جنگ میں ماسکو کے ساتھ کھڑا نظر آتا ہے۔ اسے روس نے یوکرین پر حملہ کرنے کے لیے لانچ پیڈ کے طور پر استعمال کیا۔ 2022 میں یوکرین جنگ کی ابتدا سے ہی ایران روس کو ڈرون فراہم کرتا آیا ہے۔ حال میں ایران پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ روس کو طاقتور بیلسٹک میزائل بھی مہیا کر رہا ہے۔ دوسری جانب امریکہ، نیٹو اور یورپی یونین کی جانب سے مہیا کی جانے والی مالی اور عسکری امداد ہی تو ہے جس کے بل پر یوکرین اب تک روس کو روکنے میں کامیاب رہا ہے۔ بی بی سی کے یوکرین کے امور کے ماہر وتالی شیوچینکو کہتے ہیں کہ یہاں دونوں طرف سے اپنائے جانے والے لائحہ عمل میں تضاد نظر آتا ہے۔ ان کے مطابق ایک طرف جہاں مغرب کی پالیسیوں کی وجہ سے یوکرین پر پابندیاں عائد ہیں کہ وہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں، وہیں دوسری جانب روس اس بات سے بھی بے فکر دکھائی دیتا ہے کہ یہ جنگ مزید پھیل بھی سکتی ہے، بلکہ شاید وہ تو اسے مزید پھیلانا بھی چاہتا ہے۔ مشرق وسطی کی پیچیدگیوں کے سامنے تو یوکرین کی جنگ کافی سیدھی بات نظر آتی ہے کیونکہ اس خطے میں کئی تنازعات موجود ہیں بلکہ ان میں سے کئی بیک وقت چل بھی رہے ہیں۔ تاہم یہاں ایک بات قابل ذکر ہے، وہ یہ کہ عالمی میڈیا سے ملنے والے تاثر کے برعکس مشرق وسطی کے بیشتر حصے کسی جنگ کی لپیٹ میں نہیں ہیں اور دبئی، سعودی عرب اور مصر جیسی جگہوں پر زندگی معمول کے مطابق گامزن ہے اور یہاں کسی جنگ کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا حتی کہ ایران اور عراق جیسے ممالک جنھیں حالیہ وقتوں میں کسی نہ کسی قسم کے تنازعات کا سامنا رہا ہے، وہاں بھی زندگی بڑے پیمانے پر امن اور معمول کے مطابق چل رہی ہے۔ شاید کسی کو بھی اس بات کی امید نہیں تھی۔ نہ شام کے معزول صدر بشارالاسد اور ان کے حامی ایران، روس اور حزب اللہ کو اس کی امید تھی اور نہ ہی اربوں ڈالرز سے چلنے والی امریکی انٹیلی جنس کمیونٹی کو محض 15 روز کے اندر ہیئت تحریر الشام، جسے اقوام متحدہ، امریکہ، یورپی یونین اور برطانیہ کی جانب سے کالعدم دہشتگرد تنظیم کے طور پر پابندیوں کا سامنا تھا، نے پورے شام پر کنٹرول حاصل کر کے صدر بشارالاسد کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ یہ کسی ایک ملک تک محدود واقعے سے کہیں زیادہ ہے اور اس میں کئی بین الاقوامی تانے بانے ملتے ہیں۔ حماس کے سات اکتوبر کو اسرائیل پر حملے کے بعد اسرائیلی حکومت کی جانب سے آنے والے ردعمل کا خطے میں موجود ایران کے حامیوں پر گہرا اثر پڑا۔ جب 2015 میں بشارالاسد کو شامی باغیوں سے خطرہ لاحق ہوا تھا تو ایران، روس اور حزب اللہ نے اس خطرے سے نمٹنے میں شامی صدر کی مدد کی تھی لیکن اب کی بار صورتحال مختلف رہی۔ روس یوکرین کے ساتھ اپنی جنگ میں مصروف ہے، اسرائیل کے ساتھ حالیہ جنگ کے بعد حزب اللہ تباہ ہو چکی ہے جبکہ اسرائیل کی جانب سے باآسانی ایرانی حدود کے اندر فضائی حملوں کے بعد سے تہران بھی کافی محتاط ہے۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ بشارالاسد کے حامی یا تو اس کی مدد کے قابل نہیں تھے یا پھر اس کی مدد کو آنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ ایسے میں ترکی نے موقع دیکھ کر صورتحال کو اپنے حق میں بدلنے کی کوشش کی۔

”کواڈ“ نے آزاد اور مستحکم ہند بحرالکاہل کیلئے بھرپور طریقے سے کام کرنے کا عہد کیا

نئی دہلی// ہندوستان اور کواڈ کے دیگر رکن ممالک نے منگل کے روز خطے میں چین کے بڑھتے ہوئے فوجی پٹھوں کی لچک کے درمیان ایک آزاد، کھلے اور پرامن ہند۔بحرالکاہل کے لیے کام کرنے کے لیے گروپنگ کے ثابت قدم عزم کا اعادہ کیا۔ گروپ کے رکن ممالک کے وزرائے خارجہ نے ”کواڈ تعاون“ کی 20 ویں سالگرہ کی یاد میں ایک مشترکہ بیان میں یہ عہد کیا۔ ہندوستان، امریکہ، آسٹریلیا اور جاپان 20 سال قبل 2004 میں بحر ہند کے زلزلے اور سونامی کے جواب میں مدد فراہم کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے اور اس اتحاد نے بعد میں کواڈ کی شکل اختیار کی۔ پچھلے کچھ سالوں میں، کواڈ نے ہند۔بحرالکاہل خطے کی کچھ انتہائی اہم ضروریات اور چیلنجوں کو حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں، جن میں میری ٹائم سکیورٹی، انفراسٹرکچر اور رابطے کے شعبے شامل ہیں۔ ہندوستان اگلی کواڈ سمٹ کی میزبانی کرنے والا ہے جو 2025 کے دوسرے نصف میں ہونے کا امکان ہے۔ چاروں ممالک کے وزرائے خارجہ نے کہا کہ کواڈ انڈو پیسیفک کی مستقبل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مل کر کام کرے گا۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ”چار شراکت داروں کے طور پر، ہم ایک آزاد اور کھلے ہند۔بحرالکاہل کے وژن کا اشتراک کرتے ہیں جو کہ پرامن، مستحکم اور خوشحال ہو، جو کہ موثر علاقائی اداروں کے زیر اثر ہو۔ کواڈ وزرائے خارجہ نے ہند بحرالکاہل میں 10 ملکی گروپنگ ایسوسی ایشن آف ساؤتھ ایسٹ ایشین نیشنز (آسیان) کی مرکزیت کے بارے میں بھی بات کی۔ وزراء نے کہا، ہم آسیان کی مرکزیت اور اتحاد کے ساتھ ساتھ ہند۔بحرالکاہل پر آسیان آؤٹ لک کو مرکزی دھارے میں لانے اور اس کے نفاذ کے لیے اپنی غیر متزلزل حمایت کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم بحرالکاہل کے زیر قیادت علاقائی فن تعمیر کا احترام کرتے ہیں، سب سے پہلے پیسیفک جزائر فورم۔ ہم انڈین اوشین رم ایسوسی ایشن کے لیے اپنی حمایت میں بھی ثابت قدم ہیں، جو خطے کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ کواڈ وزرائے خارجہ نے بحر ہند کے زلزلے اور سونامی کا بھی حوالہ دیا اور بتایا کہ کس طرح چار ممالک چیلنجوں کا جواب دینے کے لیے اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے کہا، سونامی تاریخ کی بدترین آفات میں سے ایک تھی، جس نے 14 ممالک میں تقریباً ایک چوتھائی ملین لوگوں کی جانیں لیں اور 1.7 ملین کو بے گھر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے چار ممالک نے مل کر 40,000 سے زیادہ ہنگامی جواب دہندگان کا تعاون کیا، جو کہ انڈو پیسیفک خطے میں دیگر شراکت داروں کے ساتھ مل کر تباہی سے متاثرہ لاکھوں لوگوں کی مدد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ بیان میں وزراء نے مزید کہا کہ انسانی امداد اور آفات سے نمٹنے کے لیے چاروں ممالک کا بنیادی عزم مضبوط ہے۔ 40 سال سے زیادہ عمر کے ہندوستانی اپنی آمدنی بڑھانے کا راستہ تلاش کر سکتے ہیں۔

کواڈ ہند۔بحرالکاہل میں استحکام، ترقی اور خوشحالی کیلئے ایک اہم قوت کے طور پر کھڑا ہے/ وزیر خارجہ

نئی دہلی//

وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے منگل کو کواڈ کی 20 ویں سالگرہ کے موقع پر 2004 کے بحر ہند کے سونامی کو ”مشترکہ ردعمل“ فراہم کرنے سے انڈو پیسیفک خطے میں ترقی اور خوشحالی کیلئے تک ایک ”اہم قوت“ میں اس کی پیش رفت پر زور دیا۔ انہوں نے خطے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آسٹریلیا، جاپان اور امریکہ کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے جے شنکر نے لکھا، ”دو دہائی قبل، کواڈ کا خیال، بحر ہند کے سونامی کے مشترکہ ردعمل کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ آج، کواڈ ہند۔بحرالکاہل میں استحکام، ترقی اور خوشحالی کے لیے ایک اہم قوت کے طور پر کھڑا ہے۔ اس سے پہلے دن میں، کواڈ تعاون کی 20 ویں سالگرہ کی یاد منائی۔ اس موقع پر گروپ نے کہا، ”بیس سال پہلے، 2004 کے بحر ہند کے زلزلے اور سونامی کے جواب میں، آسٹریلیا، بھارت، جاپان، اور امریکہ پہلی بار ہمارے خطے کے لوگوں کی خدمت میں اکٹھے ہوئے۔ گروپنگ اب کواڈ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سونامی تاریخ کی بدترین آفات میں سے ایک تھی، جس نے 14 ممالک میں تقریباً ایک چوتھائی ملین لوگوں کی جانیں لی اور 1.7 ملین بے گھر ہوئے۔ ہمارے چار ممالک نے مل کر 40,000 سے زیادہ ہنگامی جواب دہندگان کا تعاون کیا، جو کہ انڈو پیسیفک خطے میں دیگر شراکت داروں کے ساتھ مل کر تباہی سے متاثرہ لاکھوں لوگوں کی مدد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ہم ان لوگوں کی یادوں کا احترام کرتے ہیں جو اب ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور زندہ بچ جانے والوں اور کھو جانے والوں کے خاندانوں کو بھی احترام کرتے ہیں۔

ہندوستان مقامی طور پر تیار کردہ بھارتیہ ڈاکنگ سسٹم کے ساتھ
خلائی ڈاکنگ حاصل کرنے والا چوتھا ملک بن گیا/ جتیندر سنگھ

نئی دہلی// SpaDeX مشن کے کامیاب آغاز کے بعد، مرکزی وزیر مملکت جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان اپنے مقامی طور پر تیار کردہ ”بھارتیہ ڈاکنگ سسٹم“ کے ذریعے خلائی ڈاکنگ حاصل کرنے کے لیے منتخب ممالک میں شامل ہونے والا چوتھا ملک بن گیا ہے۔ ایکس پر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا، بھارت اپنے مقامی طور پر تیار کردہ 'بھارتیہ ڈاکنگ سسٹم' کے ذریعے خلائی ڈاکنگ حاصل کرنے کے لیے منتخب ممالک کی لیگ میں شامل ہونے والا چوتھا ملک بن گیا ہے۔ وزیر نے مزید کہا وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے ”وکست بھارت“ کی سڑک بچھانے کے لیے سراہتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا، ”وزیر اعظم نریندر مودی کے 'آتم نربھر بھارت' کے منتر کو 'وکست بھارت' کی طرف ایک عاجزانہ خراج تحسین پیش کرتا ہوں، جو 'گگنیان' اور 'بھارتیہ انترکشا اسٹیشن' کے لیے آسمان سے پرے سفر کی راہ ہموار کرے گا۔ آنے والے مشن کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسرو کے چیئرمین سوماناتھ نے کہا کہ یہ مشن آنے والے سال کے لیے، بہت سے منصوبہ بندیوں میں سے ایک ہے۔ سوماناتھ نے کہا، 2025 میں، ہمارے پاس شروع کرنے کے لیے، بہت سے مشن ہیں۔ ہمارے پاس جنوری کے مہینے میں NVS-02 لانچ کرنے کا GSLV کا مشن ہے۔ اس سے قبل، 29 مئی، 2023 کو، GSLV-F12 راکٹ نے کامیابی کے ساتھ NVS-01 سیٹلائٹ، جس کا وزن 2,232 کلوگرام ہے، جیو سنکرونس ٹرانسفر مدار میں چھوڑا تھا۔ اسرو کے ایک بیان کے مطابق، NVS-01 سیٹلائٹ میں ایک دیسی ایٹمی گھڑی تھی اور اسے NavIC کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔

فورم فار انڈیا پیسیفک آئی لینڈز کوآپریشن (FIPIC) نے 10 ویں سالگرہ منائی

نئی دہلی// فورم فار انڈیا پیسیفک آئی لینڈز کوآپریشن (FIPIC)، جو 2014 میں شروع کیا گیا تھا، اپنی 10 ویں سالگرہ منا رہا ہے، جو کہ بحرالکاہل جزیرے کے ممالک کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت کو بڑھانے کے ایک عشرے کی نشاندہی کرتا ہے۔ حالانکہ آسیان کے ساتھ اس رفتار سے نہیں ہے۔ FIPIC نے ان ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو وسیع کیا ہے۔ جو فجی، ہندوستان اور پاپوا نیوگنی میں تین سربراہی اجلاسوں کا انعقاد کرتے ہوئے، ترقیاتی امداد کے ذریعے تجارت، سرمایہ کاری، موسمیاتی تبدیلیوں میں کمی، اور گورننس میں بہتری پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ بحرالکاہل کے جزائر، جنہیں اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے، اپنے وسیع بحری علاقوں، خصوصی اقتصادی زونز اور عالمی موسمیاتی تبدیلی کے مباحثوں میں ان کی بڑھتی ہوئی آواز کی وجہ سے اہم جغرافیائی سیاسی اہمیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی مصروفیت کثیر جہتی ہے، جس میں سفارتی، اقتصادی اور ثقافتی جہتیں شامل ہیں۔ یہ اپنے آپ کو مشترکہ ترقیاتی چیلنجوں اور امنگوں کا اشتراک کرنے والے شراکت دار کے طور پر پوزیشن میں رکھتا ہے، جو ماحولیاتی تبدیلی اور پائیدار ترقی جیسے مسائل پر عالمی پلیٹ فارمز پر ان ممالک کی وکالت کرتا ہے۔ تعلیمی تبادلے کے ذریعے لوگوں سے لوگوں کے رابطے کو مضبوط بنانا، ڈائیسپورا کنکشن کا فائدہ اٹھانا، اور سول سوسائٹی کے تعاون کو فروغ دینا بحرالکاہل کے جزائر کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو گہرا کرنے کے لیے اہم ہیں۔

فجی میں تامل زبان کو فروغ دینے کیلئے ہندوستان کی پہل

نئی دہلی// ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے فجی میں تامل زبان سکھانے کے پروگرام کی تعریف کی ہے اور دنیا کی قدیم ترین زبانوں میں سے ایک کے طور پر اس کی اہمیت کو اجاگر کیا اور اس کے عالمی پھیلاؤ پر فخر کا اظہار کیا۔ اس اقدام میں، ہندوستانی وزارت خارجہ، فجی کی حکومت، اور ٹی آئی ایس آئی سنگم کے درمیان تعاون، میں ہندوستان سے تامل اساتذہ کو فجی کے اسکولوں میں تعینات کرنا شامل ہے تاکہ جنوبی ہندوستانی باشندوں میں زبان کے تحفظ اور اسے فروغ دیا جا سکے۔ یہ پروگرام فجی میں تامل کی گہرائی میں موجود موجودگی، 20 ویں صدی کے اوائل میں انڈینچرڈ مزدوروں کی تلاش، اور کمیونٹی کے ثقافتی ورثے کو برقرار رکھنے میں ٹی آئی ایس آئی سنگم جیسی تنظیموں کے ذریعے ادا کیے گئے اہم کردار پر مبنی ہے۔

آن لائن دھوکہ دھڑی کیلئے ”واٹس ایپ“ سائبر مجرموں کا سب سے بڑا ہتھیار/ وزارت داخلہ

نئی دہلی// مرکزی وزارت داخلہ کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق، سوشل میڈیا پلیٹ فارم واٹس ایپ کے بعد ٹیلی گرام اور انسٹاگرام آن لائن دھوکہ بازوں کے لیے پسندیدہ شکار گاہوں میں سے ایک ہے۔ سال 2024 کے پہلے تین مہینوں میں واٹس ایپ کے ذریعے سائبر فراڈ کے حوالے سے کل 43,797 شکایات موصول ہوئیں جس کے بعد ٹیلی گرام کے خلاف 22,680 اور انسٹاگرام کے خلاف 19,800 شکایات موصول ہوئیں۔ ایم ایچ اے کی سالانہ رپورٹ 2023-24 بتاتی ہے کہ سائبر فراڈ کرنے والے ان جرائم کو شروع کرنے کے لیے گوگل سروسز کے پلیٹ فارم کا استعمال کر رہے ہیں۔ گوگل ایڈورٹائزمنٹ پلیٹ فارم سرحد پار سے ٹارگٹڈ اشتہارات کے لیے ایک آسان سہولت فراہم کرتا ہے۔ ”یہ گھوٹالا جسے ”پگ بچرنگ اسکیم“ یا ”انوسٹمنٹ اسکیم“ کے نام سے جانا جاتا ہے ایک عالمی رجحان ہے اور اس میں بڑے پیمانے پر منی لانڈرنگ اور یہاں تک کہ سائبر غلامی بھی شامل ہے۔ بے روزگار نوجوانوں، گھریلو خواتین، طالب علموں اور ضرورت مند لوگوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے، جو بڑی رقم کھو رہے ہیں۔ I4C نے ڈیجیٹل قرض دینے والی ایپس اور اس کے سگنلز کو جھنڈا لگانے اور سائبر فراڈ کرنے والوں کے ذریعے گوگل کے فائربیس ڈومینز (مفت ہوسٹنگ) کے غلط استعمال، اینڈرائیڈ بینکنگ مالویئرز (بیشتر (اور بہت سے دوسرے لوگوں کے لیے انٹیلی جنس اور سگنلز کا اشتراک کرنے کے لیے گوگل اور فیس بک کے ساتھ شراکت داری کی ہے۔ بھارت میں غیر قانونی قرض دینے والی ایپس کو شروع کرنے کے لیے منظم سائبر مجرموں کے ذریعے سپانسر شدہ فیس بک اشتہارات بڑے پیمانے پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ اس طرح کے لنکس کی شناخت ضروری کارروائی کے لیے فیس بک کے ساتھ ساتھ فیس بک کے ساتھ کی جاتی ہے۔ I4C مجرمانہ انصاف کے نظام کے تمام ستونوں یعنی قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں، فرانزک ایگزامینرز، پراسیکیوٹرز اور ججوں کی سائبر سکیورٹی، سائبر کرائم کی تحقیقات اور ملک بھر کے اداروں میں ڈیجیٹل فرانزک کی تربیت فراہم کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے لیے کوشش کر رہا ہے۔

2024 میں ہندوستان کی خارجہ پالیسی کی کامیابیاں

نئی دہلی// ہندوستان کی 2024 کی خارجہ پالیسی نے اس کے بڑھتے ہوئے عالمی اثر و رسوخ کو ظاہر کیا، جس میں اسٹریٹجک شراکت داری اور سفارتی کامیابیاں ہیں جنہوں نے روایتی مغربی تسلط کو چیلنج کیا۔ G20 کی قیادت کرتے ہوئے اور عالمی جنوبی خدشات کو ترجیح دیتے ہوئے، خاص طور پر موسمیاتی مالیات اور مساوی تجارت پر، کثیر جہتی فیصلہ سازی میں ہندوستان کے کردار کو مستحکم کیا اور مغربی قیادت والے اقدامات کا متبادل فراہم کیا۔ خلیج تعاون کونسل (GCC) ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات، بشمول وزیر اعظم مودی کا کویت کا تاریخی دورہ، اور امریکہ، جاپان اور آسٹریلیا کے ساتھ مل کر کواڈ اتحاد میں اہم کردار، ہندوستان کے بڑھتے ہوئے ہند۔بحرالکاہل اثر و رسوخ کو ظاہر کرتا ہے۔ ہندوستان نے یورپ کے لیے متوازن نقطہ نظر کو برقرار رکھا، انسانی حقوق جیسے مسائل پر قومی مفادات کو برقرار رکھتے ہوئے شراکت داری کو فروغ دیا، اور روس کے ساتھ ایک اہم تعلقات، مغربی دباؤ کے درمیان اسٹریٹجک خود مختاری کا مظاہرہ کیا۔ انڈیا۔مڈل ایسٹ۔یورپ اکنامک کوریڈور (آئی ایم ای ای سی) پر پیش رفت، ایک متبادل تجارتی راستہ جو چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو پر انحصار کو کم کرتا ہے، عالمی تجارت میں بھارت کو ایک مرکزی کھلاڑی کے طور پر رکھتا ہے۔ COP29 میں بھارت کی آب و ہوائی کارروائی کی پرزور وکالت، پائیدار توانائی کے لیے بھارت سمال ری ایکٹرز پروجیکٹ کے ساتھ، اپنی عالمی قیادت کو مزید مضبوط کرتی ہے اور موسمیاتی معاوضے پر مغربی ہچکچاہٹ کو چیلنج کرتی ہے اور بھارت کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی وجہ سے مغربی دارالحکومتوں میں بے چینی پیدا کرتی ہے۔

مرکزی وزارت صحت نے کولکتہ میں بڑی ضبطی کو انجام دیا

نئی دہلی// نقلی ادویات کی غیر قانونی تجارت کے خلاف فیصلہ کن کارروائی میں، سنٹرل ڈرگز اسٹینڈرڈ کنٹرول آرگنائزیشن (سی ڈی ایس سی او)، ایسٹ زون اور ڈرگز کنٹرول ڈائریکٹوریٹ، مغربی بنگال کی طرف سے کولکتہ میں بڑے پیمانے پر مشترکہ تحقیقات کی گئی۔ کولکتہ میں مسرز کیئر اینڈ کیور فار یو پر چھاپہ مارا گیا، جس کے نتیجے میں بڑی مقدار میں اینٹی کینسر، اینٹی ذیابیطس اور دوسری دوائیں ضبط کی گئیں جن کے بارے میں شبہ ہے کہ وہ نقلی ہیں۔ ان ادویات پر لگائے گئے لیبل سے ظاہر ہو رہا تھا کہ یہ آئرلینڈ، ترکی، امریکہ اور بنگلہ دیش سمیت مختلف ممالک میں تیار کی گئی ہیں تاہم انہیں ہندوستان میں درآمد کیے جانے سے متعلق کوئی قانونی دستاویزات پیش نہیں کی جا سکیں۔ ایسی دستاویزات کی عدم موجودگی میں، ان ادویات کو نقلی سمجھا جاتا ہے۔ تفتیشی ٹیم نے کئی خالی پیکنگ میٹریل بھی دریافت کیے، جس سے ضبط شدہ مصنوعات کی صداقت پر مزید خدشات پیدا ہوئے۔ ضبط کی گئیں ادویات کی کل مارکیٹ مالیت کا تخمینہ تقریباً 6.60 کروڑ روپے ہے۔ مناسب تحقیقات کو یقینی بنانے کے لیے ادویات کے نمونے معیاری جانچ کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ باقی ضبط شدہ مقدار کو سی ڈی ایس سی او کی طرف سے محفوظ تحویل میں رکھا جا رہا ہے۔ تفتیش کے نتیجے میں ملزم کی گرفتاری ہوئی، ایک خاتون کی شناخت ہول سیل فرم کی مالک کے طور پر کی گئی، جسے سی ڈی ایس سی او، ایسٹ زون کے ڈرگ انسپکٹر نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ عدالت نے ملزم کو 14 روزہ جوڈیشل ریمانڈ پر مزید تفتیش کی اجازت دے دی۔ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت عوام کی حفاظت اور بہبود کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ ضبطی اور جاری تحقیقات مارکیٹ میں نقلی اور غیر معیاری ادویات کے چلن کے حوالے سے حکومت کی قطعی برداشت نہ کرنے کی پالیسی کو واضح کرتی ہیں۔ سی ڈی ایس سی او اور ریاستی حکام نقلی ادویات سے لاحق خطرے سے نمٹنے اور صارفین کے مفادات کے تحفظ کے لیے قریبی تال میل میں کام جاری رکھیں گے۔

نیوی چیف نے سال نو کے موقع پر نیویکا ساگر پرکرما کے عملے کے ساتھ بات چیت کی

نئی دہلی// ہندوستانی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی اور نیوی ویوز ویلفیئر ایسوسی ایشن (NWWA) کی صدر ششی ترپاٹھی نے نیویکا ساگر پرکرما II کے بہادر عملے کے ارکان، لیفٹیننٹ کمانڈر دلنا اور لیفٹیننٹ کمانڈر روپا وی کے ساتھ بات چیت کی۔ ویڈیو کانفرنس کے ذریعے منعقدہ اس بات چیت نے INSV تارینی پر سوار اپنے متاثر کن گردشی سفر کا جشن منایا، جس میں دونوں افسران کی لچک اور عزم کو ظاہر کیا گیا جب انہوں نے ہندوستانی بحریہ کے سیلنگ ویسل تارینی پر سوار دنیا کا چکر لگایا۔ ایڈمرل ترپاٹھی نے افسروں کی استقامت اور غیر معمولی مہارت کے لیے ان کی ستائش کی جب وہ دنیا کے مشکل پانیوں میں تشریف لے جاتے ہیں۔ لیفٹیننٹ کمانڈرز دلنا اور روپا، جو پہلے ہی دنیا کے مشکل ترین سمندری راستوں سے گزر چکے ہیں، نے اپنے اہل خانہ، ہندوستانی بحریہ اور قوم کی جانب سے غیر متزلزل حمایت کے لیے اظہار تشکر کیا۔

انڈین کوسٹ گارڈ اور ایمس دہلی نے مفاہمت نامے پر دستخط کیے

نئی دہلی// انڈین کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) اور آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس)، نئی دہلی نے مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کے ذریعے ایک اہم شراکت داری کی ہے۔ جس کا مقصد کوسٹ گارڈ کے میڈیکل افسران کی طبی تربیت اور صلاحیتوں کو بڑھانا۔

نبوت کے ابتدائی زمانے کا واقعہ

تحریر
پیرزادہ مولوی بلال یوسف

نبوت کے ابتدائی زمانے کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک گستاخ کافر نے آپ ﷺ کے سر اقدس میں مٹی ڈال دی اور اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ نکلا۔ آپ ﷺ اسی حالت میں گھر واپس آگئے۔ حضرت فاطمہؓ نے جب آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو رونے لگیں۔ وہ آپ ﷺ کا سر دھوتی جاتیں اور فرطِ غم سے روتی جاتیں۔ آپ ﷺ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا ''بیٹا صبر کرو! اللہ تمہارے باپ کا حامی وناصر ہے۔ وہ تمہارے والد کو قریش کی دست درازیوں اور ایذاء رسانیوں سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت فاطمہؓ کی شادی آپ کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ سے ہوئی، جنھوں نے بارگاہ رسالت ہی میں پروش پائی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے پیغام نکاح پر حضرت فاطمہؓ کی خاموشی کو ان کی رضا مندی سمجھ کر قبول فرمالیا

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیٹیوں میں سے سب سے چھوٹی شہزادی ہیں۔ آپ کا اسم مبارک "فاطمہ" ہے۔ آپ کا لقب بتول اور زہرا ہے۔ بتول کا معنی ہے منقطع ہونا' کٹ جانا چونکہ آپ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے الگ تھیں لہٰذا بتول لقب ہوا۔

زہرا بمعنی کلی آپ جنت کی کلی تھیں۔ آپ کے جسم پاک سے جنت کی خوشبو آتی تھی۔ اس لئے آپ کا لقب زہرا ہوا۔ مختلف روایات کے مطابق آپ اعلان نبوت سے ایک سال یا پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّی فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِی وَفِی رِوَایَۃٍ یُرِیْبُنِی مَا اَرَابَھَا وَیُؤْذِیْنِی مَا آذَاھَا" (حضرت) فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے جو چیز انہیں پریشان کرے مجھے پریشان کرتی ہے اور جو انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتا ہے۔

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر کے بعد نبی کریم نے ان کا نکاح امیر المومنین حضرت سیدنا علی سے کر دیا۔ نکاح کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے علی آپ کے پاس کوئی چیز ہے؟

امیر المومنین حضرت سیدنا علی نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک زرہ ہے۔ آپ نے فرمایا: گھوڑا جہاد کے لئے ضروری ہے۔ زرہ کو فروخت کر ڈالو۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی فرماتے ہیں' میں نے زرہ اٹھائی اور بازار مدینہ منورہ میں چلا گیا اور میں نے یہ زرہ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین کے ہاتھ 400 (چار سو) درہم میں فروخت کر دی۔

حضرت فاطمہؓ نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب صاحبزادی ہیں۔ آپؓ کا لقب زہرا ہے۔ آپؓ بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ آپؓ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبرٰی رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون تھیں۔ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جنتی خواتین میں افضل ترین خدیجہ، فاطمہ، مریم اور آسیہ ہیں''۔ ایک اور حدیث میں آپ کو تمام عورتوں کی سردار بھی کہا گیا ہے۔ حضرت فاطمہؓ کم عمری سے ہی نہایت زیرک اور حق پرست تھیں۔ مکی دور کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک روز نبی پاک ﷺ کعبہ کے قریب نماز ادا کرنے میں مصروف تھے کہ کفار نے آپ ﷺ کو ایذاء پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔ ''عقبہ بن معیط'' نامی سردار جو دیگر سرداران قریش کے ساتھ وہاں موجود تھا اور آپ ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھ رہا تھا، وہاں سے اٹھا اور اونٹ کی اوجھڑی اٹھا لایا۔ اونٹ کی وزنی اوجھڑی اس نے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ اس دوران کسی نے حضرت فاطمہؓ کو اس واقعہ کی خبر کر دی، یہ سن کر آپؓ خانہ کعبہ پہنچیں اور روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اپنے والد کی پشت سے وہ اوجھڑی ہٹائی، اور قریش کے ان سرداروں تنبیہ کی ۔۔

نبوت کے ابتدائی زمانے کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک گستاخ کافر نے آپ ﷺ کے سر اقدس میں مٹی ڈال دی اور اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ نکلا۔ آپ ﷺ اسی حالت میں گھر واپس آگئے۔ حضرت فاطمہؓ نے جب آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو رونے لگیں۔ وہ آپ ﷺ کا سر دھوتی جاتیں اور فرط غم سے روتی جاتیں۔ آپ ﷺ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا ''بیٹا صبر کرو!۔ اللہ تمہارے باپ کا حامی وناصر ہے۔ وہ تمہارے والد کو قریش کی دست درازیوں اور ایذاء رسانیوں سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت فاطمہؓ کی شادی آپ کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ سے ہوئی، جنھوں نے بارگاہ رسالت میں ہی پروش پائی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے پیغام نکاح پر حضرت فاطمہؓ کی خاموشی کو ان کی رضا مندی سمجھ کر قبول فرمالیا

حضرت علیؓ نے اپنی زرہ بیچ کر مہر ادا کیا۔ نیز شادی کے سامان اور گھر کی ضروری اشیاء کا انتظام کیا۔ غرض حضرت فاطمہؓ کا نکاح انتہائی سادگی سے سرانجام پایا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر خصوصی طور پر ان دونوں کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت فاطمہؓ نے نہایت سادہ اور پرمشقت زندگی بسر فرمائی۔ گھر کے تمام کام خود سرانجام دیتی یہاں تک کہ چکی بھی خود پیستیں، جس کی وجہ سے آپؓ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ جاتے تھے۔ گھریلو ذمہ داریوں میں مدد کے لیے آپؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک لونڈی کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''بیٹی! میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں، جو لونڈی اور غلام سے بہتر ہو؟ آپ بولیں ''میرے پیارے ابا جان! فرمایئے وہ کیا بات ہے؟''۔ آپ ﷺ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ جب رات کو آرام کرنے لگو تو 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد اللہ 33 اللہ اکبر پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ لونڈی یا غلام سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے اصرار کرنے کی بجائے انتہائی سعادت مندی سے فرمایا کہ ''میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا پر راضی ہوں۔ تسبیح کے یہ کلمات ''تسبیحات فاطمہ'' کے نام سے معروف ہیں۔ اپنی محبوب بیٹی کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مال و دولت اور آسائشات کو پسند نہیں فرمایا۔ گویا حقیقی محبت کا پیمانہ یہ نہیں کہ جس سے محبت ہو، اس کے قدموں میں تمام دنیاوی نعمتیں ڈھیر کر دی جائیں، بلکہ محبت کا تقاضا ہے یہ کہ محبوب ہستی کی آخرت سنوارنے کے لیے حتی المقدور کوشش کی جائے۔

آپؓ عادات واطوار اور حلیہ میں اپنے والد محترم سے مشابہت رکھتی تھیں، نیز بے حد سخی اور فیاض تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمہؓ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ وہ اپنے والد محترم کو دیکھتے ہی احتراماً کھڑی ہو جاتیں۔ اسی طرح حضرت فاطمہؓ جب آپ کے گھر تشریف لے جاتیں تو آپ ﷺ بھی کھڑے ہو کر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ رسول اللہ ﷺ

حضرت فاطمہ کو اپنی تمام اولاد سے بڑھ کر چاہتے تھے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے اذیت دے، اس سے مجھے اذیت ہوتی ہے اور جو بات اسے پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے''۔ آپ ﷺ کی علالت کے دوران ایک مرتبہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے پاس بٹھا کر سرگوشی میں کچھ فرمایا، جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ آنحضور ﷺ نے دوبارہ ان سے آہستہ آواز میں کچھ فرمایا، جسے سن کر وہ مسکرانے لگیں۔ آنحضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عائشہؓ کے دریافت فرمانے پر حضرت فاطمہؓ نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''اے فاطمہ! میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ کو ملوگی اور میں تمہارے لیے کتنا بہترین پیش رو ہوں۔'' اس موقع پر میں رو پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار بنو؟ اس بات پر میں ہنس پڑی''۔ حضرت فاطمہؓ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت حسنؓ اور حسینؓ جیسے بے مثال بیٹے عطا فرمائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ حضرت فاطمہؓ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیاں حضرت زینبؓ اور ام کلثومؓ بھی عطا فرمائیں۔ حیا ایمان کا لازمی جزو ہے۔ خصوصاً ایک عورت کا تو زیور ہی حیا ہے، آپؓ میں ایمان کا یہ حصہ بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپؓ حد درجہ حیادار اور گوشہ نشین خاتون تھیں

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کی بہترین صفت کے بارے میں پوچھا تو حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا کہ ''عورت کی سب سے اعلیٰ وارفع خوبی یہ ہے کہ نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اسے دیکھے۔ آپؓ نے وفات سے پہلے اپنی تدفین کے بارے میں جو ہدایات فرمائیں، ان میں پردے کا خیال رکھنے بارے میں باتیں بھی تھیں۔ حیا کا اس سے اعلیٰ درجہ کیا ہو سکتا ہے کہ انسان موت کے بعد بھی اپنے پردے کا خیال سے غافل نہ ہو۔

حضرت فاطمہ الزہراؓ کی وفات ہجرت کے گیارہویں سال ماہ رمضان میں نبی پاک ﷺ کے وصال کے چھ ماہ بعد ہوئی، آپؓ کا انتقال رات کے وقت ہوا اور ان کی وصیت کے مطابق انہیں رات کے وقت ہی دفن کیا گیا۔

دین اسلام کی تبلیغ میں حضرت زینبؓ کا کردار

تحریر
اطہر بشیر

اگر کربلا میں موجود شیر دل خاتون جناب زینب بنت علی علیہ السلام کا ذکر نہ کی جائے تو کربلا کی کتاب ادھوری رہ جاتی ہے کیونکہ حضرت زینب ع نے کربلا میں اور کربلا کے بعد دین اسلام کا دفاع کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جناب زینب یعنی باپ کی زینت گہوارہ ولایت کی تیسری اولاد ہیں یہ نام خدا نے اس دختر کے لئے انتخاب کیا تھا جو کہ اپنا پیغام پہنچا کر فخر تاریخ اور خاندان نبوت وولایت کے لئے باعث

افتخار بن گئی اسی لیے تاریخ کربلا جو کہ اسلام کی زندہ و جاوید تاریخ ہے زینب بنت علی علیہ السلام کا نام فداکاری کی وجہ سے درخشاں ہے جب جناب زینب پیدا ہوئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر پر تھے جب سفر سے واپس تشریف لائے اور جناب زینب کی ولادت کی خبر سنی تو فرمایا فاطمہ کی اولاد میری اولاد ہے لیکن ان کے بارے میں خدا فیصلہ کرتا ہے اور اس کے بعد جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کہ خداوند عالم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے کے بعد فرماتا ہے کہ اس دختر کا نام زینب رکھ دیجئے اور اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب کو آغوش مبارک میں لیا بوسہ دیا اور فرمایا میری وصیت ہے کہ سب اس بچی کا احترام کریں کہ یہ خدیجۃ الکبریٰ کی مانند ہیں یعنی جس طرح اسلام کی ترقی اور مقصد پیغمبری کی تکمیل کے لئے حضرت خدیجہ کی کوششیں نہایت ثمر بخش تھیں اسی طرح راہ خدا میں حضرت زینب کی استقامت وصبر بھی بقاء اسلام کے لیے اہمیت کا حامل ہے جناب زینب کی عظیم شخصیت کہ جس نے مرکز ولایت میں پرورش پائی اور

بہترین تربیتوں کے سایہ میں پروان چڑھیں کی مثال ایک دریا کی مانند ہے آپ نے معرفت، انسانی فضائل وکمالات اور اخلاقی و تربیتی تجربات اپنے والدین سے حاصل کئے تھے اور باپ کے مکتب میں تعلیم حاصل کی تھی کہ انہوں نے کربلا، کوفہ و شام میں اپنی تعلیم کا مظاہرہ کیا اور اپنی تدبیر، شجاعت اور صبرو استقامت کے ذریعہ ثابت کر دیا کہ ایسے باپ کی بیٹی ہے کہ جس نے پوری زندگی راہ خدا میں گزاری عدل پھیلایا اور تمام چیزوں کو اپنے محبوب پر قربان کر دیا جناب زینب کی زندگی کا روشن ترین زمانہ وہ ہے کہ جس میں آپ امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ کاروان عشق وشہادت کے ساتھ ہیں جناب زینب نے واقعہ کربلا کے پورے منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کر صبر ورضا میں اس طرح اعلی تھیں کہ اپنے سرفراز خاندان کو حزب اللہ کہہ کر یزیدی فوج کی حرکتوں کو عدل کے خلاف قرار دیتی ہیں جناب زینب کو تاریخ اسلام پر اتنا عبور حاصل تھا کہ اس کا اندازہ آپ کی تقاریر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے آپ نے دربار یزید میں بھی یزید کو منطقی باتوں سے دندان شکن جواب دیا اور آپ کی منطقی باتوں کا یزید کے پاس کوئی جواب نہ تھا قصر یزید میں جناب زینب کی رسوا کن تقریر نے اور مسجد شام میں امام زین العابدین علیہ السلام کے خطبے نے اہلبیت کے خلاف معاویہ کے چالیس سالہ مسموم پروپیگنڈے کو طشت ازبام کر دیا اور بنی امیہ کے مظالم سے پردہ اٹھا دیا اوران کے سیاہ وتاریک کارنامے آشکار ہو گئے اور شام والے ہوش میں آ گئے اور محسوس کرنے لگے کہ معاویہ اور یزید جھوٹے تھے اور جاہ طلب اور خونخوار ہیں آپ کے تقاریر نے یزید کے گھمنڈ اور جاہ وجلال کو مٹی میں ملا دیا اور دکھایا کہ زینب سلام اللہ علیہا کو اپنے مقصد وراستے پر کامل ایمان تھا اور اس سلسلہ میں جانفشانی کرنے میں آپ

نے دریغ نہ کیا تمام مراحل میں زینب سلام اللہ علیہا اپنے فرائض سے آگاہ تھیں جہاں خاموشی راس آتی تھی وہاں خاموشی اختیار کی جہاں فریاد کرنا چاہیے تھی وہاں فریاد کی جہاں صدائے احتجاج بلند کرنا چاہیے تھا وہاں احتجاج کیا تاریخ گواہ ہے کہ عورت نرم دل اور جزباتی ہوتی ہے لیکن یہ احساسات وجزبات جناب زینب کی فکر پر غالب نہ ہو سکے انہوں نے اپنی پوری زندگی میں خصوصا سید الشہداء علیہ السلام کی خونی تحریک کے دوران اپنے آرام کو بھلا دیا تھا خود کو اور اپنے عزیزوں کو راہ خدا میں قربان کر دیا تھا تمام مصیبتوں پر صبر کیا اور تمام سختیاں برداشت کے جناب زینب علیہا السلام نے میدان کربلا میں بھی

ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور بنی نوع آدم کو حقیقت کی پاکیزہ راہ دکھانے میں جہاں مریم و آسیہ و ہاجرہ و خدیجہ اور طیب و طاہر صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا (س) کی عظیم شخصیت اپنے مقدس کردار کی روشنی میں ہمیشہ جبین تاریخ کی زینت بن کر نمونہ عمل ہیں وہاں جناب زینب بھی اپنے عظیم باپ کی زینت بن کر انقلاب کربلا کا پرچم اٹھائے ہوئے آواز حق و باطل سچ اور جھوٹ ایمان و کفر اور عدل و ظلم کے درمیان حد فاصل کے طور پر پہچانی جاتی ہیں۔ کربلا کی شیر دل خاتون زینب کبری ہیں جو عقیلہ بنی ہاشم کہلاتی ہیں۔ انہیں سیدہ زینب نے کربلا کی سرزمین پر کسب کمال میں وہ مقام حاصل کیا جس کی سرحدیں دائرہ امکان میں

کے بعد اہلبیت رسول کی اسیری اور کوفہ و شام کے بازاروں اور درباروں میں تشہیر سے تعلق رکھتا ہے جناب زینب نے اپنے وقت کے ظالم وسفاک ترین افراد کے سامنے پوری دلیری کے ساتھ اسیری کی پروا کیے بغیر مظلوموں کے حقوق کا دفاع کیا ہے اور اسلام و قرآن کی حقانیت کا پرچم بلند کیا محسن نقوی نے کیا خوب کہا ہے:

آیات حق کی چھاؤں میں عصمت کا پھول تھیں
زینب کہیں علی تھیں کہیں بتول تھیں

واقعہ کربلا میں دختر بتول کی بے مثال شرکت نے تاریخ بشریت میں اعلائے کلمۃ الحق کیلئے لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ میں بپا ہونے والے

واقعہ کربلا میں دختر بتول کی بے مثال شرکت نے تاریخ بشریت میں اعلائے کلمتہ الحق کیلئے لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ میں بپا ہونے والے انقلاب کو رہتی دنیا کیلئے جاوداں بنادیا۔ کربلا کے عظیم معرکے کے دوران اور اسکے بعد سیدہ زینب کے کردار کا ہر پہلو اہمیت کا حامل اور چراغِ راہ کی مانند ہے مگر آپ کا انقلابی کردار تاریخ کی کتاب میں درخشندہ باب بن کر چمک رہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں کو حضرت زینب کی نیک سیرت کنیزوں میں شامل کرے اور انہیں آپ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پردے کا اہتمام کیا جب پردہ چھن گیا تو خاک سے پردہ کیا اور تمام مستورات کو ایک پیغام دیا کہ اگر کوئی بھی مصیبت پیش آئے مگر حجاب وعفت کا ہمیشہ دفاع کرنا چاہیے جناب زینب بنت علی علیہا السلام نے جس بہادری، دلیری اور شجاعت سے یزید پلید کا مقابلہ کیا کہ دنیا میں اس کی مثال ملنا ناممکن ہی نہیں مشکل بھی ہے جو مجلسیں ہم آج امام بارگاہوں میں منعقد کرتے ہیں ان مجالس کی ابتداء جناب زینب نے ہی کیا اور ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا عورتوں کی فطری

آنے والے ہر کمال سے آگے نکل گئیں اور حضرت زینب کی شخصیت تاریخ بشریت کی کردار ساز ہستیوں میں ایک عظیم اور منفرد مثال بن گئیں حضرت زینب نے واقعہ کربلا میں اپنی بے مثال شرکت کے ذریعے تاریخ بشریت میں حق کی سربلندی کے لڑے جانے والی سب سے عظیم جنگ اور جہاد و سرفروشی کے سب سے بڑے معرکہ کربلا کے انقلاب کو رہتی دنیا کے لئے جاوداں بنا دیا۔ جناب زینب کی قربانی کا بڑا حصہ میدان کربلا میں نواسہ رسول امام حسین کی شہادت

انقلاب کو رہتی دنیا کیلئے جاوداں بنا دیا۔ کربلا کے عظیم معرکے کے دوران اور اسکے بعد سیدہ زینب کے کردار کا ہر پہلو اہمیت کا حامل اور چراغ راہ کی مانند ہے مگر آپ کا انقلابی کردار تاریخ کی کتاب میں درخشندہ باب بن کر چمک رہا ہے اللہ تعالی ہماری ماؤں بہنوں کو حضرت زینب کی نیک سیرت کنیزوں میں شامل کرے اور انہیں آپ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ
وطن
سرینگر

سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری عروج پر

متعلقہ محکمہ بچہ مزدوری روکنے میں مکمل طور ناکام

ہر اتوار کو سرینگر کے لالچوک اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں میں لگنے والا سنڈے مارکیٹ میں اگرچہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کا ساز و سامان بیچ کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے دو وقت کی روٹی کما لیتے ہیں وہیں اس مارکیٹ کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ یہاں بچہ مزدوری عروج پر ہے اور اپنا ساز و سامان بیچنے کی لالچ میں امیر لوگ غریب بچوں کا استحصال کرتے ہیں۔ جن ہاتھوں میں قلم، کاغذ اور کتاب ہونا چاہیے تھی اُن ہاتھوں میں مختلف نوعیت کا ساز و سامان تھما کر ان سے کمائی کروائی جاتی ہے اور ان معصوم بچوں کو مشت از نمونے چند پیسے دئے جاتے ہیں۔ گزشتہ تین سال کے دوران حکومت کی جانب سے عائد کئے گئے لاک ڈاؤن اور بعد ازاں کورونا وائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کے نتیجہ میں لگنے والے لاک ڈاؤن کے نتیجہ میں سنڈے مارکیٹ بھی بڑی طرح سے متاثر ہوا اور یہاں کاروباری سرگرمیاں اکثر اوقات بند ہی رہیں۔ رواں برس کورونا وائرس کے پھیلاؤ کا دائرہ محدود ہو جانے اور یومیہ بنیادوں پر سامنے آنے والے کورونا وائرس معاملات کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہو جانے کے بعد سے سنڈے مارکیٹ میں کاروباری سرگرمیاں ایک مرتبہ پھر بحال ہو گئی ہیں اور ہر اتوار کو جہانگیر چوک سے ٹی آر سی گراؤنڈ تک لگنے والے سنڈے مارکیٹ میں ایک مرتبہ پھر چہل پہل لوٹ آئی ہے۔ اس مارکیٹ میں ہزاروں کی تعداد میں چھاپڑی فروش چھاپڑیاں لگا کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے روزی روٹی کما لیتے ہیں۔ سنڈے مارکیٹ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پوری وادی کے اندر زبردست شہرت پائی ہے اور اس کے نتیجہ میں اتوار کے روز وادی کے دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ سنڈے مارکیٹ آ کر ملبوسات، کچن کا ساز و سامان اور دیگر ضرورت کی چیزیں خرید لیتے ہیں۔ اس دوران کچھ عرصہ سے یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ غیر مقامی لوگ حتیٰ کہ سیاح تک سنڈے مارکیٹ میں خریداری میں مصروف دکھائی دیتے ہیں اور اس طرح سے اس سستے بازار میں ہر اتوار کو کروڑوں روپے کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اس دوران سنڈے مارکیٹ میں ہو رہے کاروبار کا ایک تاریک پہلو ابھر کر سامنے آیا ہے کہ یہاں بڑی تعداد میں مقامی اور غیر مقامی بچے مزدوری کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں اور اس طرح سے سنڈے مارکیٹ بچہ مزدوری کو پروان چڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔ مذکورہ مارکیٹ کے اندر کئی چھاپڑیاں لگانے والے لوگ غریب اور مفلوک الحال گھرانوں کے بچوں کو دہاڑی پر چھاپڑیاں حوالے کر دیتے ہیں اور ان سے طرح طرح کا ساز و سامان بیچنے کا کام لیا جاتا ہے۔ اس دوران ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ ان غریب گھرانوں کے بچوں کو محض ایک یا دو سو بطور دہاڑی ادا کیا جاتا ہے جبکہ کمائی کا اکثر حصہ آسودہ حال ٹھیکہ دار لے جاتے ہیں۔ بچہ مزدوری پر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر میں بھی مکمل پابندی ہے مگر اس کے باوجود بھی سنڈے مارکیٹ میں بچوں سے مزدوری کروائی جاتی ہے۔ جن بچوں کے ہاتھ میں قلم، کاغذ اور کتابیں ہونی چاہئیں تھیں انہیں پیسہ کمانے کے لئے معمولی سی دہاڑی پر لگایا جاتا ہے۔ جموں و کشمیر حکومت کے ماتحت "محکمہ لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ" کے نام سے باضابطہ طور ایک محکمہ کام کر رہا ہے مگر اس محکمہ کے حکام سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری کو روکنے میں مکمل طور ناکام ہوئے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ حکام بچہ مزدوری کو روکنے کے حوالے سے کوئی بھی اقدامات نہیں کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری کو روکنے کے حوالے سے موثر اقدامات کر کے یہاں کام کر رہے بچوں کے مستقبل کو تاریک ہونے سے بچائیں۔

پہلے پڑھائی پھر کام

تحریر
الطاف حسین جنجوعہ

دُنیا بھر میں ترقی یافتہ اقوام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی ترقی کا راز تعلیم، بہتر نظم و نسق اور اصول پسندی ہے۔ ان سب میں تعلیم ابتدائی اور لازمی جز ہے جس کے بعد دیگر چیزوں کی حصولی ممکن ہے۔ دُنیا کے نقشے پر اسرائیل ملک ایک نقطہ اتنا دکھائی دیتا ہے۔ بحیرہ روم کے جنوب مشرقی کنارے پر واقع اسرائیل ملک کا کل رقبہ **21,937** مربع کلومیٹر ہے۔ رقبے کے لحاظ سے دنیا کا **149**واں ملک ہے۔ آبادی **9,054,000** لاکھ ہے۔ مجموعی گھریلو پیداوار فی کس **41,948** ڈالر اور مجموعی جی ڈی پی **395** بلین ڈالر ہے۔ سینکڑوں کے حساب سے ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں، جو دُنیا کے مختلف ممالک میں اربوں کھربوں کا منافع کما رہی ہیں۔ بینکنگ، سائنس و ریسرچ، اقتصادیات، تعلیم ہر میدان میں اسرائیلی آگے ہیں۔ عالمی سطح کے اہم اداروں کی پالیسیوں، منصوبوں میں اُن کا غلبہ ہے، بڑے بڑے سپر پاور ممالک کو اتنی جرات نہیں کہ وہ اسرائیل کو آنکھیں دکھا سکیں۔ یہ سب ممکن ہوا تعلیم سے۔ اسرائیل کے لوگوں نے تعلیمی طور خود کو اتنا تیار کیا ہے کہ وہ کسی سے بھی کسی بھی شعبہ میں مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں، بلکہ مقابلے کی دوڑ میں آگے ہیں۔

جموں و کشمیر کی بات کریں تو یہاں پر کشمیری پنڈت طبقہ صدیوں سے تعلیم یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے اور آج بھی ہے۔ **1990** کے نامساعد حالات کی وجہ سے کشمیری پنڈت گھرانوں نے وادی کشمیر سے نقل مکانی کی اور جموں، اودھم پور کے علاوہ انڈیا کی مختلف ریاستوں اور شہروں میں پناہ لی۔ آپ کو اپنی مال و جائیداد، مکانات وغیرہ چھوڑ کر ایک یا دو کمروں میں پورے کنبہ کے ساتھ رہنا پڑے، کتنا مشکل ہوگا، یہ بس وہی بتا سکتا ہے جو ان حالات سے گذرا ہو۔ کشمیری پنڈتوں نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا مگر اپنے بچوں کی پڑھائی کو ذرا بھر متاثر نہیں ہونے دیا۔ جہاں رہائش اختیار کی، وہیں اپنے بچوں کو بہتر سے بہتر تعلیم دلانے کے مواقع تلاش کئے۔ اگر چہ مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے انہیں دی جانے والی ماہانہ مالی امداد، مفت راشن، مفت بجلی وغیرہ سہولیات نے اہم رول بھی ادا کیا مگر وہ اتنی زیادہ بھی نہیں تھی کہ وہ کھل کر اپنے پر یا اپنی اولاد پر خرچ کرتے۔ بہترین نظم و نسق اور سلیقہ سے کم کھایا، اپنے اوپر اخراجات کم کئے مگر پڑھائی کو جاری و ساری رکھا۔ حکومت سے ملنے والی امداد پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اڑوس پڑوس نجی سیکٹر میں کام کے مواقعے تلاش کئے، کسی دکان پر کام کیا۔ کچھ نے نجی دفاتر، اداروں اور ہوٹلوں میں کلریکل کام انتہائی کم اُجرت پر بھی شروع کئے، کئی جگہوں پر تو ایسا بھی ہوا ہے کہ کشمیری پنڈتوں نے کہا کہ ہمیں بس کام کرنا ہے، کام پر رکھ لو، اُجرت اپنی مرضی سے جو چاہیے دے دیں۔ جب کام ملا تو اپنی صلاحیتوں کا ایسا مظاہرہ کیا کہ اُس دفتر، اُس ہوٹل یا پرائیویٹ اسکول کے مرکزی کردار بن گئے۔ محنت، ایمانداری، دیانتداری کی ایسی مثال قائم کی کہ چند سالوں میں کشمیری پنڈتوں کے لیے نجی سیکٹر میں روزگار کے مواقعے کھل گئے۔ بینکنگ، دواساز کمپنیوں (فارماسیوٹیکل)، انشورنس کمپنیوں، پرائیویٹ اسکولوں، پرائیویٹ کلنک، اسپتالوں، وکلاء کے چیمبرز، حتیٰ کہ ہر جگہ وہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ آج اگر آپ مشاہدہ کریں تو معلوم ہوگا کہ جموں صوبہ کے اندر سرکاری و نجی سطح پر ہر شعبہ میں آپ کو کلریکل کیڈر سے لیکر اعلیٰ عہدوں پر کشمیری پنڈت نظر آئیں گے۔ سول و پولیس انتظامیہ، عدلیہ، سپورٹس، میڈیا، ہوٹل مینجمنٹ، انڈسٹری، کاروبار میں نمایاں رول ادا کر رہے ہیں۔

آج دنیا بہت تیزی سے آگے جا رہی ہے، جو اس کے ساتھ نہیں چل پاتا، وہ بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایسے میں تعلیمی میدان میں اصلاحات کے عمل کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ہر کوئی پڑھے۔ ملک میں نا صرف معیار تعلیم بہتر ہو بلکہ خواندگی کی شرح میں بھی اضافہ ہو۔ تعلیم نظام زندگی کا احاطہ کرتی ہے، ساتھ ہی معاشرے میں شعور اجاگر کرنے اور بچوں کی اچھی تربیت میں بھی معاون ہوتی ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا اندازہ اس کی شرح خواندگی سے لگایا جاسکتا ہے۔

تعلیم وہ روشنی ہے، جو اندھیرے کو مٹا دیتی ہے۔ کسی بھی معاشرے میں اس بات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے کہ شعبہ تعلیم میں صنفی مساوات کا لازمی خیال رکھا جائے تاکہ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی باشعور اور پڑھی لکھی ہوں تاکہ وہ عملی زندگی میں کچھ کر سکیں اور نسلوں کی بھی بہتر پرورش ہو سکے۔

اگر ہم اپنی قوم و طبقہ کے تئیں مخلص ہیں، اس کی صحیح معنوں میں ترقی، فلاح و بہبودی چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے زیادہ توجہ اس بات پر دینی چاہیے کہ آپ کے گھر، اڑوس پڑوس، محلہ اور گاؤں میں زیادہ سے زیادہ بچے پڑھے لکھے ہوں، معیاری تعلیم حاصل کریں۔ زیر تعلیم طلبا کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچ کر موثر ان کی رہنمائی کریں تاکہ وہ ایک بہترین کیئریر کا انتخاب کر سکیں۔ مزہ تو تب ہے کہ ہمارے گاؤں محلہ سے ڈاکٹر بھی پیدا ہو، انجینئر بھی ہو، سول و پولیس انتظامیہ کے اعلیٰ افسران، جج، ماہرین تعلیم، دانشور، شاعر و ادیب، کامیاب تاجر، تعلیم یافتہ سیاستدان بھی ہوں، تبھی جا کر ہم ترقی کے اس تیز رفتار دور کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ آج جسمانی طاقت، تلوار اور ہتھیار کی کوئی اہمیت نہیں۔ آج ذہنی طاقت اور قلم کا دور ہے۔ تعلیم وہ طاقتور ہتھیار ہے جس کا استعمال کر کے آپ ہر میدان فتح کر سکتے ہیں اور یہ ایسا ہتھیار ہے جس کو کوئی چھین نہیں سکتا۔

گاؤں دیہات کے اسکولوں میں طلبا کے اندراج کی شرح اگر چہ زیادہ ہے مگر آٹھویں، دسویں یا بارہویں کے بعد اسکول چھوڑنے کی شرح بہت زیادہ ہے۔ اچھا مکان بنانے، گاڑی خریدنے اور شادی کے لیے مالی اخراجات کا بندوبست کرنے کے لیے نوجوان جلد ہی تعلیم چھوڑ کر محنت مزدوری کرنا شروع کر دیتے ہیں، جب اُن سے اس کی وجہ پوچھی جائے تو یہ جواب ملتا ہے کہ پڑھ لکھ کر نوکری تو ملتی نہیں، پھر کیوں اپنے سال برباد کریں، اس سے بہتر ہے کہ آج ہی کام کاج سنبھال لیں۔ پھر بعد ازاں ایسا وقت آتا ہے کہ کاروبار اور محنت مزدوری کا دائرہ بھی تنگ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کئی تلخ تجربات سے گذرنا پڑتا ہے، ایک چپراسی کی منت و سماجت کرنی پڑتی ہے تو احساس ہوتا ہے کہ کاش مزید پڑھائی حاصل کی ہوتی۔

اسکول چھوڑنے کی شرح کو روکنے اور نوجوانوں کو اپنی پڑھائی مکمل کرنے کی ترغیب دینے کے لیے سول سوسائٹی، علاقہ کے معززین، سیاسی و سماجی شخصیات اور غیر سرکاری رضاکار تنظیموں کا اہم رول بنتا ہے کہ تعلیم کے شعبہ پر خاص توجہ دی جائے۔ نوجوان کی ذہن سازی کی جائے کہ 'پہلے پڑھائی مکمل کرو، پھر چاہیے جو مرضی کاروبار کرو'۔ ہر شخص میں خداداد صلاحیتیں ہوتی ہیں، جو ہر دوسرے شخص سے مختلف ہوتی ہیں اور ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا طریقہ صرف تعلیم ہی ہے۔ دنیا میں آنے کا مقصد صرف 'روٹی، کپڑا، مکان ہی نہیں'، 'ہمارے پاس اچھا مکان ہو، اچھی گاڑی ہو، اچھی شادی ہو'...... کی سوچ سے باہر نکل کر خود سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دنیا میں کس مقصد کے لیے آئے اور ہم نے اپنی قوم، علاقہ یا ملک کے لیے کیا خدمات انجام دیں، میری کنٹری بیوشن کیا رہی............؟۔ مفکر قوم سرسید احمد خان نے علی گڑھ تحریک سے مسلمانانِ ہند کی تعلیم و تربیت کے لیے جو تحریک شروع کی تھی، اسی طرز پر ہر گاؤں میں سرسید احمد خان پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کا خواب ابھی بھی ادھورا ہے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ گھر کے حالات یا مالی مسائل کی وجہ سے کوئی نوجوان تعلیم سے محروم نہ رہے۔ سب سے بہترین 'سرمایہ کاری اور خدمت خلق' پڑھائی کے لیے بچے بچیوں کی بہتر رہنمائی اور ضروری مالی امداد ہے۔ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ 'پہلے پڑھائی مکمل کرو' کے نعرے کو عام کیا جائے اور اس سوچ کو فروغ دیا جائے کہ اگر آپ کو بھوک سے بھی سمجھوتہ کرنا پڑے تو کریں مگر تعلیم سے نہیں۔

پھانسی کی سزا اور عالمی قوانین

تحریر
ایڈووکیٹ ابوبکر سباق

حالیہ دنوں میں احمد آباد گجرات کی ایک عدالت نے سیریل بلاسٹ کے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے **38** ملزمین کو پھانسی کی سزا سنائی ہے، ان بلاسٹ کے دوران تقریبا **56** افراد جان بحق ہوئے تھے جب کہ **200** سے زائد افراد شدید زخمی ہوئے تھے، لگ بھگ **15** سال کے طویل عرصے کے بعد یہ فیصلہ آیا، اس فیصلے کے بعد کئی سوال موضوع بحث رہے جن میں ایک اہم موضوع ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا اور عالمی سطح پر پھانسی یا موت کی سزا کو لے کر ہوئے بدلاو کے تئیں رہا۔ دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک اپنے دستور و قوانین میں تبدیلی کر کے موت کی سزا خصوصا پھانسی کی سزا کو مکمل طور سے ختم کر چکے ہیں۔ لیکن کیا ہمارے ملک میں پھانسی یا موت کی سزا ہی انصاف کا واحد طریقہ ہے؟ وہیں دوسری طرف ملک کے ایک مخصوص اقلیتی طبقے کا خیال ہے کہ ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا صرف اسی ایک اقلیتی طبقے کے لیے ہی مختص ہے۔

1980 میں سپریم کورٹ آف انڈیا نے "بچن سنگھ بنام اسٹیٹ آف پنجاب" کا تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ سزائے موت صرف اور صرف بہت ہی مخصوص مقدمات (**Rarest of rare cases)** میں ہی دی جاسکتی ہے، لیکن چونکہ عدالتوں کو اپنی سمجھ اور صوابدید کے لحاظ سے تشریح و توضیح کا اختیار حاصل ہے اس وجہ سے اس کی کوئی اصولی تعریف موجود نہیں ہے، سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد رحم کرنے کا اختیار صرف صدر جمہوریہ کے پاس ہوتا ہے لیکن ماضی میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے ملک کے صدر جمہوریہ "مرسی پٹیشن" کو زیر التوا رکھنے کی پالیسی پر ہی عمل کرتے رہے۔

عالمی سطح پر پھانسی کی سزا یا سزائے موت پر ہمارے ملک کا نظریہ ابھی تک دگرگوں رہا ہے، اقوام متحدہ نے عالمی کنونشن برائے شہری و سیاسی حقوق کو پیش کیا تو دیگر ممالک کے ساتھ بھارت بھی اس کنونشن کے مطابق اپنے ملک سے پھانسی کی سزا کو ختم کرنے اور اس سمت میں پیش رفت کرنے کے لیے اصولا پابند تھا لیکن اس کو ریٹیفائی کرنے کے بجائے بعد میں چین اور سعودی عرب کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کی اس ریزولوشن کی مخالفت میں ووٹ دیا جس کے تحت سزائے موت پر کلی پابندی کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں سزائے موت کے خلاف یوروپ میں پہلی بار تحریک شروع ہوئی ہے، اس سے پہلے سزائے موت کسی بھی جرم کی پاداش میں سنادی جاتی تھی حتیٰ کہ چوری کے الزام میں بھی سزائے موت کی سزا سنائے جانے کے واقعات موجود ہیں۔ **1794** میں امریکہ کی ایک ریاست پنسلوانیہ نے پہلی بار سزائے موت کو لے کر سخت پالیسی بنائی جس کے مطابق صرف بہیمانہ قتل کے واقعات میں ہی سزائے موت دی جاسکے گی۔

نصف صدی کا عرصہ بیت جانے کے بعد انیسویں صدی کے دوران بھی بہت سے ممالک سزائے موت کے قوانین سے دست بردار ہوتے رہے، **1846** میں امریکہ کی ایک دوسری ریاست میچیگان نے سزائے موت کو قتل کے واقعات میں بھی کلی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ لیا۔ **1863** میں وینیزولا تاریخ کا پہلا ملک ہے جس نے قتل کے ساتھ دیگر خطرناک نوعیت کے الزامات میں بھی پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کیا، ان الزامات میں ملک سے غداری اور جنگی جرائم بھی شامل ہیں۔ یوروپین ممالک میں سین میرینو پہلا یوروپین ملک ہے جس نے **1865** میں پھانسی کی سزا کو قانونی طور پر پوری طرح سے ختم کرنے کا اعلان کیا۔

بیسویں صدی کے دوران سیاسی و سماجی بدلاو زیادہ رہے، نیدرلینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک اور اٹلی نے صدی کے اوائل میں ہی سزائے موت اپنے ممالک میں ختم کر دی تھیں، مسولینی نے اپنے دور میں دوبارہ اٹلی میں پھانسی کی سزا کو شروع کر دیا تھا۔ **1960** کی دہائی میں تقریبا **25** دیگر ممالک نے پھانسی کی سزا کے ساتھ ہی سزائے موت کو ختم کر دیا تھا، جب کہ ان میں سے کچھ ممالک نے "ملک سے غداری" کی سزا کے طور پر پھانسی یا سزائے موت کو باقی رکھا تھا۔ انگلینڈ نے **1965** میں ہی قتل کی سزا کے طور پر تو پھانسی کو ختم کر دیا تھا تاہم ملک سے غداری، جنگی جرائم جیسے جرائم کی سزا میں پھانسی کو برقرار رکھا گیا تھا جس کو **1998** میں پوری طرح ختم کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔

پھانسی کی سزا کے خلاف آج پوری دنیا میں ایک بڑی تحریک کام کر رہی ہے، حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والی ملکی و عالمی تنظیمیں پھانسی کی سزا کو حقوق انسانی کے خلاف تسلیم کرتے ہیں، چونکہ یہ سزا بہت زیادہ اذیتناک ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو غیر انسانی بھی کہا جاتا ہے۔ **1971** میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک رزولوشن پاس کیا کہ "حق برائے زندگی کی ضمانت کو پوری طرح سے یقینی بنانے کے لیے یونیورسل ڈکلیریشن آف ہیومن رائٹس کے ذریعے ان جرائم کو مزید محدود کیا جاتا ہے جن کی سزا کے طور پر پھانسی کی اجازت ہوگی، ہمارا ارادہ و مقصد ہے کہ ہم پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اس ریزولوشن کی **1977** میں ایک بار پھر توثیق کی۔

1983 میں یوروپین یونین نے حقوق انسانی پر کنونشن کیا، نیز **1989** میں انٹرنیشنل کوونٹ برائے شہری و سیاسی حقوق کا انعقاد ہوا، جس کے تحت تمام ہی متفقہ ممالک سے یہ معاہدہ لیا گیا کہ وہ اپنے ممالک میں کسی بھی مجرم کو پھانسی کے تختے پر نہیں چڑھائیں گے، یعنی عملا اس پر پابندی لگانے کو لے کر تجویز پاس کی گئیں۔ کونسل آف یوروپ نے **1994** میں اور پھر یوروپین یونین نے **1998** میں اپنی ممبر شپ کے لیے یہ شرط بنا دی کہ اگر کسی ملک میں ان کی تنظیمی ممبر شپ لینی ہو تو پہلے وہ اپنے ملک میں پھانسی کی سزا کو عملی طور روکیں گے نیز اس کے خاتمے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں گے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

باقیات

101

اور وہ اپنے وعدے پورے کرتے ہیں۔ ہر چیز کا صحیح وقت ہوتا ہے اور صحیح وقت پر صحیح چیزیں ہوں گی۔'' مودی نے ان سات لوگوں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا جو گزشتہ سال اکتوبر میں یہاں زیڈ موڑہ سرنگ کے قریب دہشت گردانہ حملے میں مارے گئے تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا'' ہمارا جموں و کشمیر سرنگوں، پلوں اور روپ وے کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ یہاں دنیا کی سب سے اونچی سرنگ بنائی جا رہی ہے۔ دنیا کا سب سے اونچا ریلوے پل بنایا جا رہا ہے۔ یہاں دنیا کی بلند ترین ریل لائنیں بن رہی ہیں چناب پل کی انجینئرنگ دیکھ کر دنیا حیران ہے''۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے، اور سب چیزیں اپنے مقررہ وقت پر ہوں گی۔ انہوں نے کہا'' دو دن پہلے ہمارے سی ایم نے کچھ تصاویر شیئر کی ہیں، ان تصویروں کو دیکھنے کے بعد میں آپ لوگوں کے درمیان آنے کے لیے پرجوش تھا۔ جب میں بی جے پی ورکر کے طور پر کام کرتا تھا تو مجھے اکثر آنا پڑتا تھا۔ میں نے یہاں کافی وقت گزارا ہے۔ سونمرگ، گلمرگ، بارہمولہ یا گاندربل ہم گھنٹوں پیدل سفر کرتے تھے اور اس وقت بھی برفباری بہت زیادہ ہوتی تھی''۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے لوگ ایسے ہیں کہ ہم نے سردی محسوس نہیں کی، آج سے ریاست کا ہر کونے تہوار کے موڈ میں ہے، کروڑوں لوگ آئے ہیں''۔ پورا ہندوستان لوہڑی، مکر سنکرانتی، پونگل، ماگھ بیہو منا رہا ہے۔ اس موسم کو وادی میں چلہ کلان کہنے پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ موسم سونمرگ جیسے سیاحتی مقامات کے لیے نئے مواقع لاتا ہے، کیونکہ ملک بھر سے سیاح یہاں آتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا'' سال کا یہ وقت یہاں وادی میں چلہ کلاں کا ہوتا ہے۔ یہ موسم سونمرگ جیسے سیاحتی مقامات کے لیے نئے مواقع لے کر آتا ہے۔ پورے ملک سے سیاح یہاں آ رہے ہیں''۔ وزیر اعظم نے گزشتہ ایک دہائی میں بنیادی ڈھانچے اور بہبود میں ہندوستان کی ترقی کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا'' گزشتہ 10 سالوں میں، جموں اور کشمیر نے باقی ہندوستان کی طرح زبردست ترقی دیکھی ہے۔ لوگوں کو نئے مکانات، صحت کی بہتر سہولیات، اور تعلیمی اداروں جیسے ایمز، آئی آئی ٹیز، میڈیکل کالجوں اور نرسنگ کالجوں تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔'' انہوں نے ہندوستان بھر میں رابطے کے منصوبوں پر حکومت کی توجہ کا بھی ذکر کیا۔ جموں و کشمیر سے اروناچل پردیش تک سڑکیں، سرنگیں اور پل بنائے جا رہے ہیں۔ صرف جموں و کشمیر میں 42,000 کروڑ روپے کے دیگر پروجیکٹوں کے ساتھ 14 بڑی سرنگیں زیر تعمیر ہیں۔ یہ نہ صرف رابطے کو بہتر بنائیں گے بلکہ سیاحوں کو یہاں تک کے انتہائی دور دراز دیہاتوں تک بھی لے آئیں گے۔ وزیر اعظم نے جموں و کشمیر میں پرامن ماحول کو ترقی کا کلیدی محرک قرار دیا۔ انہوں نے کہا'' اب ہم جموں اور کشمیر میں جو امن دیکھ رہے ہیں اس سے خطے کے لیے بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔ یہ مواقع پیدا کر رہا ہے اور لوگوں کے لیے نئی راہیں کھول رہا ہے۔'' انہوں نے ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی عالمی پہچان کو اجاگر کرتے ہوئے اختتام کیا۔ انہوں نے کہا'' ریلوے رابطے، جدید ترین سرنگوں اور دنیا کے سب سے بڑے پلوں کے ساتھ، دنیا ہندوستان کی ترقی کو دیکھ رہی ہے۔ جموں و کشمیر ترقی کا مرکز بنتا جا رہا ہے، اور اس کا مستقبل پہلے سے کہیں زیادہ روشن ہے۔'' جموں کشمیر بینک کی ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا'' جموں کشمیر بینک بھی بہتر سے بہتر کام کر رہا ہے''۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے چار سال میں جموں کشمیر بینک کا بزنس 5 لاکھ تیس ہزار کروڑ ہو گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وقت بدلا ہے کشمیر کا خواب بھی پورا ہوگا جنگ ترقی کی راہ میں سے جڑے ہوئے۔

102

نریندر مودی کی قیادت میں، جموں و کشمیر میں کل 33 سرنگیں بن رہی ہیں جبکہ ان میں سے 15 مکمل ہو چکی ہیں۔ گڈکری نے کہا کہ اچھی سڑکیں ترقی پسند قوم کی طرف لے جاتی ہیں اور اسی طرح وزیر اعظم جموں و کشمیر میں سڑکوں کی ترقی کے خواہاں ہیں تاکہ قوم کی ترقی یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت جموں و کشمیر میں چل رہے بہت سے پروجیکٹوں بشمول سرینگر رنگ روڈ، جموں رنگ روڈ، جموں کشمیر میں چار راہداری اور دیگر اس سال کے آخر تک مکمل اور افتتاح ہو جائیں گے۔ گڈکری نے مزید کہا کہ آج افتتاح کی گئی سرنگ سے لوگوں کی پریشانیوں کو ختم کر دے گی، جنہیں سردیوں سے پہلے ضروری سامان کا ذخیرہ لگانا پڑتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک اور زوجیلا سرنگ، جو پہلے 12000 کروڑ روپے کی لاگت سے بن رہی تھی اب ہے۔ صرف 6800 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح مجموعی طور پر 5000 کروڑ روپے کی بچت ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ٹنل سرینگر لیہہ سے آنے والے مسافروں کیلئے سال بھر گزرنے کو یقینی بنائے گی۔ گڈکری نے بنیادی ڈھانچے کو فروغ دینے کے مشن کیلئے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا اور سونمرگ ٹنل جیسی ترقیوں کو دیکھنے کے لیے لوگوں کو مبارکباد دی۔ نتن گڈکری نے اس بات پر زور دیا کہ بنیادی ڈھانچہ ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے ہمیں اپنے ملک کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا ہوگا۔

103

بطور ہوئی جس کے بعد اس کو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معمول کی گشت کے دوران ایک بی ایس ایف اہلکار اس وقت زخمی ہو گیا جب اس کی سروس رائفل غلطی سے چل گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ اولڈ ٹاؤن بارہمولہ میں پیش آیا۔ انہوں نے بتایا کہ زخمی اہلکار کو اسپتال لے جایا گیا جہاں اس کی حالت مستحکم بتائی جاتی ہے۔

104

مودی کی قیادت میں، جموں و کشمیر نے حاصل کی گئی ترقیاتی پیشرفت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا'' وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت نے جموں و کشمیر سے دہشت گردی کا صفایا کر دیا ہے اور اسے ایک جنت میں تبدیل کر دیا ہے''۔ سنہا نے کہا کہ امن، ترقی اور خوشحالی ان کے دور حکومت کی پہچان بن گئی ہے۔ منوج سنہا نے 2700 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر زیڈ موڑ سرنگ کے افتتاح کو خطے کیلئے ''گیم چینجر'' قرار دیا۔ انہوں نے ٹنل کو جموں و کشمیر کیلئے ایک ''بھگیہ ریکھا (لائف لائن)'' کے طور پر بیان کیا، جس سے دلکش سونمرگ سے سال بھر رابطہ قائم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا'' یہ بے حد فخر کا دن ہے۔ یہ ٹنل رابطے کو فروغ دے گی اور خطے کے لیے اقتصادی مواقع کے ایک نئے دور کا آغاز کرے گی''۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ زوجیلا ٹنل جو سونمرگ کو لداخ سے جوڑے گی، 2026 تک مکمل ہونے والی ہے۔'' انہوں نے کہا'' یک ایک کرنے کے آپ کے خوابوں کو ساکر کرنے کا کام وزیر اعظم مودی نے کیا ہے''۔ جموں کشمیر کے روشن مستقبل پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر سنہا نے کہا'' وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں و کشمیر ترقی اور خوشحالی کی نئی بلندیوں کو حاصل کرے گا''۔ جموں کشمیر کی ترقی کیلئے وزیر اعظم مودی کی وابستگی کو اجاگر کرتے ہوئے منوج سنہا نے انکشاف کیا کہ مرکزی یونین ٹیریٹری میں 1.5 لاکھ کروڑ روپے کے سڑک کے منصوبے چل رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جموں و کشمیر کے 99 فیصد دیہات پردھان منتری گرام سڑک یوجنا کے ذریعے جوڑے گئے ہیں۔ صرف 2024 میں وزیر اعظم مودی نے جموں و کشمیر کا تین بار دورہ کیا، 41,000 کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کا افتتاح کیا۔ کشمیر سے کنیا کماری کا خواب حقیقت بننے کے لیے تیار ہے۔ منوج سنہا نے جموں و کشمیر کے سیاحت کے شعبے میں قابل ذکر ترقی پر بھی زور دیا، جس کا سہرا انہوں نے خطے کے نئے امن اور استحکام کو دیا۔ انہوں نے کہا'' سال 2024 میں 35.2 کروڑ سیاحوں نے جموں و کشمیر کا دورہ کیا، جو جموں و کشمیر کی دہشت گردی کے بجائے سیاحت کے مرکز میں تبدیل کرنے کی عکاسی کرتا ہے''۔ لیفٹیننٹ گورنر نے زیڈ موڑ ٹنل کے عملے کے سات ارکان کو خراج تحسین پیش کیا، جنہوں نے گزشتہ ماہ گگن گیر میں دہشت گردانہ حملے میں اپنی جانیں گنوائیں۔

105

اپنی تقریر کے دوران کیے گئے تین میں سے دو وعدوں کو پورا کرنے پر وزیر اعظم مودی کی تعریف کی۔ عمر عبداللہ نے اپنے خطاب کے دوران وزیر اعظم مودی سے کہا'' دل کی دوری'' کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے انعقاد سمیت دو وعدے آپ نے پورے کئے ہیں اور کہا کہ ریاست کی بحالی کا تیسرا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ یہاں اور یہاں کے لوگ آپ سمیت میڈیا والے عموماً اس سے متعلق سوال پوچھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا دل یقین رکھتا ہے کہ آپ کی طرف سے یہ وعدہ بھی جلد پورا ہو جائے گا۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ نے اپنی افتتاحی تقریر کا آغاز ایک ڈاکٹر سمیت سات افراد کو یاد کرتے ہوئے کیا جو گزشتہ سال اکتوبر میں گگن گیر میں ایک حملے میں مارے گئے تھے۔ یہ سات افراد سونمرگ ٹنل کے کام میں ملوث تھے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ انہوں نے اس منصوبے اور اس قوم کی ترقی کیلئے اپنی جانیں قربان کیں۔ انہوں نے کہا

'' دہشت گردی سے پچھلے 35 سالوں سے، جموں و کشمیر کے لوگوں نے اس ملک کی ترقی کے لیے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ اس سے پہلے پارٹی نے نیشنل کانفرنس کی ... قوم کی ترقی کیلئے ... اپنی جانیں قربان کی ہیں ... انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

106

کہا'' جموں اور کشمیر کو مرکز کے زیر انتظام علاقے میں کم کیا جانا چاہئے تھا۔ ہمیں امید ہے کہ اس کو جلد از جلد ریاست کا درجہ بحال ہو جائے گا۔'' سیاحتی دورہ نے ... زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے اور ... ہیں کہ یہ جلد ختم ہو جائے گا''۔ انہوں نے کہا کہ کئی مقامات ... سیاحت کیلئے ... اور ... کے ساتھ ... ہوں گی۔

107

اور بھیشو سینا (یو بی ٹی) کے لیڈر اودھو ٹھاکرے کو گزشتہ سال کے انتخابات میں خاندانی اور دھوکے کی سیاست کو مسترد کرنے کے ان کی شکست کو ... کہ اسمبلی انتخابات بی جے پی کی سیاست نے ... 1978 میں شروع ہوئی تھی ... حکومت ... مہاراشٹرا ... کانگریس ... 2700 ... پارٹی کو اپنا ... ہوں ... ''۔ شاہ نے کہا کہ ''مودی کی قیادت میں این ڈی اے کی جیت ... 2026 ... انتخابات ... ہوں گے۔'' شاہ نے کہا کہ ... بی جے پی ... 1.5 ... 550 ... 370 ... 31 دسمبر 2026 ... کہ اس سے آگے ... ہو جائے گا۔'' ... شاہ نے کہا کہ اس کی ... 2024 ... 370 ... سپریم کورٹ ... 8 ... ہیں۔

108

کی موت ہو گئی اور ان کے چار دیگر بہن بھائیوں کو شدید بیمار ہونے کے بعد اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹر اشتیاق احمد نے تصدیق کی کہ ... بچوں کو ... گورنمنٹ میڈیکل کالج راجوری منتقل کیا گیا ہے۔ مختلف محکموں کے عملے اور ... کی ٹیمیں ... گاؤں میں ... ہیں۔ ... دسمبر میں بھی ایک ہی خاندان کے ... افراد کی موت واقع ہوئی تھی ... صحت ... جانچ ... رپورٹ ...

109

کہا کہ ایس آئی ٹی کے مطابق مسیر حجوں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مقامی لوگوں سے ملاقات کی، ان کے مسائل و مشکلات سنے اور موقع پر ہی متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ وہ ان کے سدباب کرائیں۔ ... ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ... جموں و کشمیر ... 2015 ... ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ... 370 ... ہوں گے ... 8 ...

110

جموں میں ٹرین اور سیاحوں کو چیک کریں، لیکن ہم ٹرین میں کسی تبدیلی کی حمایت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ... حکومت ... کوئی نفرت اور ... ہیں اور ... رکھتے ہیں ... عمر عبداللہ ... ہیں ...

111

جموں اور کشمیر ... کہ یہاں ... ہماری ... فوج کے ... 2047 ... تک ... ترقی یافتہ بھارت ... 1700 ... 15 جنوری ... 26 جنوری ... 30 ... 2,361 ... سال ... ترقی ...

112

جنرل اوپیندر دویدی نے کہا کہ سرحد پار دہشت گردی کے ڈھانچے ... 60 ... 80 ... فیصد ... پاکستانی ... ہیں ... جموں و کشمیر ... میں ... ہے۔ ... 2021 ... ... جنرل اوپیندر دویدی ...

113

وزیر اعظم نریندر مودی نے سونمرگ ٹنل کا افتتاح کیا۔ ... 370 ... دفعہ 370 ...

114

... 21 جنوری ... 5 ... بارشوں ... موسم ... ہے۔

ناردن ریلوے

ای۔ نیلامی نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر ، مال بھاڑہ ، ناردن ریلوے ، فیروزپور کی ذریعے نیچے دیے گئے کام کے لئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروزپور ڈویژن میں ای- نیلامی طلب کیا جاتا ہے

نیلامی نوٹس نمبر	نیلامی شروع ہونے کی کی تاریخ و وقت	کام کا نام
EAFZR-PACKING26	28/01/2025 کو 11.00 بجے	پٹھان کوٹ کینٹ ، جالندھر سٹی اور جالندھر کینٹ میں دو پہیا گاڑیوں اور دیگر پارسل پیکجوں کی پیکنگ کے لئے معاہدہ کی تقسیم
EAFZR-SLR25-10	29/01/2025 کو 11:00 بجے	گاڑیوں میں پارسل اسپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر / ایس ایل آر کمپارٹمنٹ): 12412/F1,12904/F1,20808/F1&15212/R1.

مفصل معلومات اور رجسٹریشن کے لئے براہ کرم ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

138/25 صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

از نیابت کچواری

مضمون: چھٹی آمدہ از دفتر میونسپل کمیٹی خانصاحب زیر نمبری MC/KSB/DandB/2024/13589 مورخہ 07/01/2025 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق آیت جاوید دختر جاوید احمد ٹھوکی ساکنہ لانہ لب تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ سے عیاں ہے کہ آیت جاوید دختر جاوید احمد ٹھوکی ساکنہ موضع لانہ لب مورخہ 18/05/2021 کو CHC خانصاحب میں پیدا ہوئی ہے۔ جسکی نسبت سائل کا بیان حلفی درج کردہ DOB میڈیکل آفیسر خانصاحب کی اطلاعی رپورٹ شامل مثل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار خاص و عام مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب مشتاق احمد ملہ ولد محمد قاسم ملہ ساکنہ موضع کانٹر باغ تحصیل بیگ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود عفان علی

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار و چوکیدار علاقہ سائل مذکور مستقل طور پر کانٹر باغ تحصیل بیگ پورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز سائل مذکور کا پسر خود عفان علی Drops card کے مطابق مورخہ 27/10/2022 کو پیدا ہوا ہے جسکے نسبت سائل مذکور کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب نذیر احمد حرہ پسر علی محمد حرہ ساکنہ ملہ پوش تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود محمد علی حرہ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار و چوکیدار علاقہ سائل مذکور نذیر احمد حرہ موضع ملہ پوش پٹن میں ہی مستقل طور رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کا پسر خود محمد علی حرہ مورخہ 10/05/2009 کو پیدا ہوا ہے جسکے نسبت سائل مذکور کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب عادل حمید میر پسر عبدالحمید میر ساکنہ موضع ارچندر ہامہ تحصیل سنگھ پورہ DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود محمد لقمان میر

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار و چوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع ارچندر ہامہ سنگھ پورہ میں ہی مستقل طور رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق Drops cards سائل مذکور کا پسر خود محمد لقمان میر مورخہ 01/01/2024 کو پیدا ہوا ہے جسکے نسبت سائل مذکور کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب غلام رسول حرہ پسر محمد جعفر حرہ ساکنہ موضع ملہ پوش تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود ایان رسول حرہ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار و چوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع ملہ پوش پٹن میں ہی مستقل طور رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کا پسر خود ایان رسول حرہ مورخہ 25/05/2009 کو پیدا ہوا ہے جسکے نسبت سائل مذکور کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت سری وار پورہ

عنوان: درخواست منجانب شوکت حسن تیلی پسر مرحوم غلام حسن تیلی ساکنہ موضع سریگچھ وادانگر پورہ تحصیل پٹن نسبت لیگل ہیر سرٹیفکیٹ ہمراہ Bank account Cash

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ بالا میں درخواست سائل مندرجہ بالا بغرض اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ ہمراہ Bank account cash پیش ہوئی۔ اس ضمن میں متعلقہ پٹواری علاقہ سے رپورٹ طلب کی گئی۔ جس سے عیاں ہے کہ سائل مذکور کا والد مسمی غلام حسن تیلی پسر علی محمد تیلی محکمہ تعلیم میں کام کر رہا تھا اور دوران سروس ہی مورخہ 24/12/2024 کو فوت ہو چکا ہے۔ متوفی غلام حسن تیلی مذکور کے وارثان جائز بذیل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
مساۃ عائشہ بیگم بیوہ غلام حسن تیلی	۵۴	زوجہ خود	گھریلو کام	
روفہ حسن دختر غلام حسن تیلی	۳۴	دختر خود	شادی شدہ از بیرون خانہ	
شاہینہ بیگم دختر----	۳۰	دختر خود	----	
شوکت حسن تیلی وغیرہ	۲۸	پسر	زیر تعلیم	
مساۃ خدیجہ بیگم بیوہ علی محمد تیلی	۸۴	والدہ	عمر رسیدہ	

مندرجہ بالا متوفی غلام حسن مذکور کے وارثان جائز ہیں اور کوئی بھی وارث جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار سری وار پورہ

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SAMEER UL HAMID

In the case of

1. MUSHTAQ AHMAD SOFI S/O GHULAM MOHAMMAD SOFI R/O BAGHAT PARRAYPORA SRINAGAR
2. SHAKEEL AHMAD JALLA S/O MOHAMMAD KAMALJALLA R/O HABIBI COLONY PARRAYPORA SRINAGAR
3. RAFIQA W/O SHAKEEL AHMAD JALLA R/O HABIBI COLONY PARRAY PORA SRINAGAR
4. SHAHEENA MUSHTAQ W/O MUSHTAQ AHMAD SOFI BAGHAT PARRAY PORA SRINAGAR
5. FAYAZ AHMAD SOFI S/O GHULAM MOHAMMAD SOFI R/O BAGHAT PARRAYPORA SRINAGAR

[CAVEATOR]

Versus

Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.

The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any appeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

... کے صبح دیر سے ان شروع ہوتا ہے اور شام کو جلد ہی رات ہونے کی وجہ سے اوقات کار میں بھی کمی آئی ہے۔ موسم سرما کی آمد کے ساتھ ہی وادی میں عام زندگی کا چرمپت اثر ہوتی ہے۔ گھروں سے باہر نہیں آتے۔ دن بھر اگرچہ کبھی کبھی فضا میں سورج بھی جلوہ افروز ہوتا ہے تاہم اس دوران بھی سردی کی لہر سورج کی تمازت کو کھا جاتی ہے۔ شہر سرینگر سمیت وادی کے جنوب و شمال میں سردیوں کی وجہ ...

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کرنئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی وسماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی وسماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگیںہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انھیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیاہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذ ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور انکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انھیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کرسکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت وخوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم و تربیت" کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔

چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمائے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنہیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت وخوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94 واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گناہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلندترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار رہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا، جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروی ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوگئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئےلوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبالؒ کو بھی ان کی مشہور نظم 'شکوہ' کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر 'جواب شکوہ' لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجود حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل و غارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہو اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناتمام ارادوں اور ناآسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

- *Long Term Discount*
- *Option to Opt for Air Ambulance*
- *Free health check-up*

Benefits of Health Prime Rider:

- *Rider for both Individual & Family Floater Basis***
- *24*7 Unlimited Tele-Consultation*
- *Investigations Cover*

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus , BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,